سجدۂ سہو کے مسائل

مفتی حبیب الرحمن صاحب مراد آبادی

ادارۂ اسلامیات
لاہور • کراچی • پاکستان

سجدۂ سہو کے مسائل

مرتبہ

مولانا حبیب الرحمٰن خیرآبادی
مفتی مدرسہ حیات العلوم مرادآباد

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب
مفتی دارالعلوم دیوبند

ناشر

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

Web: www.idaraeislamiat.com   Email: idara.e.islamiat@gmail.com

نام کتاب ——— سجدۂ سہو کے مسائل

از ——— مفتی حبیب الرحمٰن صاحب مراد آبادی

باہتمام ——— اشرف برادران سلّمہم الرحمٰن

کتابت ——— مشتاق احمد جلالپوری

طباعت اوّل ——— ستمبر ۱۹۸۰ء

جدید کتابت ——— اگست ۲۰۰۰ء بمطابق جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ

ادارہ اسلامیات پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ۱۹۰ انارکلی، لاہور، پاکستان

★ موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی

Web: www.idaraeislamiat.com Email: idara.e.islamiat@gmail.com

ملنے کے پتے

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱

مکتبہ دارالعلوم جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴

ادارۃ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۴

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
تمہید	۱۳
تقریظ از مولانا نظام الدین مفتی دارالعلوم دیوبند	۱۶
نماز کے فرائض	۱۷
نماز کے واجبات	۱۹
نماز کی سنتیں	۲۰
نماز کے آداب و مستحبات	۲۳
سجدہ سہو کے اصول	۲۵
سجدہ سہو کا طریقہ	۲۵
قرأت میں سہو	۲۷
سورہ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی	۲۷
سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور کچھ حصہ رہ گیا	۲۷
سورہ فاتحہ کے بجائے سورہ شروع کردی	۲۸
سورہ فاتحہ کے بعد حسب سورہ کا ارادہ کیا اس کے علاوہ پڑھ لی	۲۸
سورہ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ لی	۲۸
کسی آیت کو بار بار پڑھا	۲۸
سورہ فاتحہ یا سورہ میں سے صرف ایک پڑھی	۲۹
سورہ فاتحہ یا سورہ پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا	۲۹
تین آیتوں کے بعد غلط پڑھا	۲۹
صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں	۳۰
فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ بھی پڑھ لی!	۳۰
فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد نہیں پڑھی	۳۰

عنوان	صفحہ نمبر
امام نے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی میں زور سے پڑھ دیا	۳۰
منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا	۳۱
سورہ فاتحہ پڑھ کر دیر تک خاموش رہا	۳۱
دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھ لی	۳۱
جہری نماز میں آہستہ تین آیتیں پڑھ لیں، پھر یاد آیا!	۳۲
سری نماز میں بلند آواز سے تین آیتیں پڑھ لیں پھر یاد آیا	۳۲
فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرآت کی	۳۲
درمیان میں ایک دو آیتیں چھوٹ گئیں	۳۲
تین آیتوں کے بعد امام بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا	۳۳
سورۃ شروع کرتے ہی بھول گیا اور دیر تک سوچتا رہا	۳۳
خلافِ ترتیب سورۃ پڑھ دی	۳۳
خلافِ ترتیب سورۃ شروع کی پھر ترتیب سے پڑھی!	۳۴
آدھی سورہ پڑھ کر بھول گیا پھر شروع سے دوبارہ پڑھی	۳۴
فرض کی آخری دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا	۳۴
نفل یا وتر کی آخری رکعت میں الحمد چھوڑ دی	۳۴
تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھا	۳۵
امام نے غیر نمازی کا لقمہ لے لیا	۳۵
قرآت کر کے کچھ سوچتا رہا	۳۵
قرآت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا	۳۵
نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور دیر میں سجدۂ تلاوت کیا	۳۶
شروع میں اور سورۃ کے بعد دو مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھی	۳۶

عنوان	صفحہ نمبر
وتر یا تراویح میں امام نے آہستہ قرآت کی!	۳۶
رات کی نفل میں قصداً آہستہ قرآت کی	۳۶
غیر نمازی کے کہنے پر امام نے آہستہ پڑھا	۳۷
نماز میں "ہوں، ہوں" کیا	۳۷
وَالعصر اور لَفِی خُسر کی دار سُننے میں نہیں آئی	۳۷
ایک سورۃ پڑھتے ہوئے بھول گیا اور دوسری سورۃ میں چلا گیا	۳۸
نماز کی حالت میں بعض آیتوں کے ختم پر جواب دینا	۳۸
درمیان میں چھوٹی سورہ چھوڑ دی	۳۹
آنے والے کی رعایت سے قرآت کو طویل کرنا	۳۹
کسی نے الحمد لیلاً ہی پڑھا	۳۹
ہُمُ العَادُونَ کی جگہ العادُّونَ پڑھ دیا	۴۰
چند غلطیاں اور اُن کا حکم	۴۰
قرآت میں غلطی کا قاعدہ کلیہ	۴۱
قرآت میں کوئی کلمہ کم کر دیا	۴۳
ہر رکعت میں پوری سورۃ پڑھے	۴۳
صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں	۴۴
ہونٹ بند کر کے قرآت کرنا	۴۴
چھوٹی تین آیتوں کی مقدار	۴۴
رکوع اور سجدہ میں سہو	۴۵
رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا	۴۵
کسی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا	۴۵
رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی	۴۵
شک ہو گیا کہ دو سجدے کئے یا ایک	۴۶
امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا	۴۶
رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ کی جگہ رکوع کر لیا	۴۶
دو رکوع کر لئے	۴۶
امام نے بھول کر تین سجدے کر لئے	۴۷
سجدہ سہو واجب تھا اور ادا نہیں کیا	۴۷

عنوان	صفحہ نمبر
سجدہ سہو کرنا سمجھ میں نہیں آیا	۴۷
شبہ سے سجدہ سہو واجب نہیں	۴۸
سجدہ سہو میں شک ہوگیا	۴۸
مقتدی کا امام سے سجدہ سہو کرانا	۴۸
سجدہ سہو کیا اور سلام نہیں پھیرا	۴۸
سجدہ سہو بائیں طرف سلام پھیر کر کیا	۴۸
سجدہ سورج نکلنے کے اندیشہ سے ترک کر دیا	۴۹
محض شک کی وجہ سے سجدہ سہو کرلیا	۴۹
امام سجدہ سہو بھول گیا تو مقتدی پر واجب نہیں	۴۹
سجدہ سہو نہیں کیا اور سلام پھیر کر قہقہہ لگایا	۴۹
متعدد غلطیوں پر ایک مرتبہ سجدہ سہو کافی ہے!	۵۰
سجدہ سہو میں سہو ہوگیا	۵۰
لطیفہ	۵۰
مسافر نے سجدہ سہو کرکے اقامت کی نیت کرلی؟	۵۱

عنوان	صفحہ نمبر
سجدہ سہو رکعت کے قائم مقام نہیں ہوتا	۵۱
سجدۂ تلاوت تاخیر سے کیا	۵۱
جلسۂ استراحت سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا	۵۲
سجدۂ سہو تراویح میں	۵۲
سجدۂ تلاوت رکوع میں	۵۲
سجدہ سہو میں صلوٰۃ التسبیح پڑھنا	۵۳
صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح	۵۳
رکوع یا سجدے کے بعد قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا	۵۳
سورۂ حج کے آخری سجدہ کا حکم	۵۳
ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سجدۂ تلاوت تاخیر سے کیا	۵۴
سجدۂ تلاوت کی کس قدر تاخیر سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے	۵۴
آیت سجدہ نماز میں دوبارہ پڑھی	۵۴
رکوع یا سجدہ میں التحیات پڑھ دی	۵۴

عنوان	صفحہ نمبر
رکعت کی تعداد میں سہو	۵۵
پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا	۵۵
فجر کی چار رکعت اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی	۵۵
ایک شبہ اور اس کا جواب	۵۵
رکعت کی تعداد میں شک ہوگیا	۵۶
چار رکعت والی نماز تین رکعت پڑھائی	۵۶
چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں کے لئے کھڑا ہوگیا	۵۷
پانچویں یا چھٹی رکعت میں کسی نے امام کی اقتدار کی	۵۷
مسافر نے دو رکعت کی نماز چار رکعت پڑھ لی	۵۷
یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھی پھر سلام کے بعد کسی نے شک دلایا	۵۸
دو رکعت نفل میں سہو ہوا پھر سجدہ کے بعد چار کا ارادہ کرلیا	۵۸
وتر کی دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہوا	۵۸

عنوان	صفحہ نمبر
امام کو شک ہوگیا کہ ایک رکعت پڑھائی یا دو؟	۵۹
ظہر کی چار رکعت سنت میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا	۵۹
تراویح چار رکعت پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا	۵۹
تراویح میں تین رکعت پڑھ لی، اور قعدہ نہیں کیا	۶۰
مسافر نہیں مگر اپنے کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھی!	۶۰
پانچ رکعتیں پڑھ لیں	۶۰
قعدہ اور التحیات میں سہو	۶۱
قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف کا کچھ حصہ پڑھ لیا	۶۱
سجدہ سہو کرکے التحیات کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی!	۶۱
التحیات کے بجائے قرآت کرلی	۶۲

عنوان	صفحہ نمبر
التحیات کا کچھ حصہ چھوٹ گیا	٦٢
قعدۂ اولیٰ بھول گیا	٦٢
نوافل میں قعدۂ اولیٰ بھول گیا	٦٢
نماز کے قعدۂ اولیٰ میں درود شریف بھی پڑھ لیا	٦٣
قعدۂ اولیٰ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی	٦٣
قعدۂ اخیرہ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی!	٦٢
قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر خاموش رہا	٦٣
قعدۂ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا	٦٣
قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور قعدۂ اخیرہ میں یاد آیا	٦٤
امام کے پیچھے التحیات رہ گئی	٦٤
قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر امام کھڑا ہو گیا، پھر لقمہ ملا تو بیٹھ گیا	٦٤
قعدۂ اولیٰ کے بغیر کس حد تک اُٹھ جانے پر سجدہ سہو واجب ہے	٦٥

عنوان	صفحہ نمبر
تراویح میں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا	٦٥
درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا	٦٥
آدھا درود شریف پڑھا	٦٦
التحیات پڑھ کر سو گیا	٦٦
التحیات بھول گیا اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرا	٦٦
آخری رکعت میں التحیات کے بعد کھڑا ہو گیا پھر بیٹھ گیا!	٦٦
قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور کھڑا ہو گیا	٦٧
التحیات اور درود کے بعد سجدہ سہو یاد آیا	٦٧
مغرب کی نماز میں قعدۂ اخیرہ نہیں کیا	٦٨
قعدۂ اخیرہ میں التحیات درود شریف اور دعا کے بعد کچھ دیر تک سوچتا رہا	٦٨
قعدۂ اخیرہ میں مقتدی نے لقمہ دیا	٦٨

عنوان	صفحہ نمبر
وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے	٦٨
امام کے پیچھے مقتدی کی التحیات کا کچھ حصہ رہ گیا	٦٩
تکبیرات میں سہو	٧٠
تکبیر کہنا بھول گیا	٧٠
تکبیر تحریمہ دوبارہ کہی	٧٠
امام بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہہ کر اٹھنا چاہیئے	٧٠
عید کی دوسری رکعت میں زائد تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا	٧١
وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا	٧٢
عیدین میں زائد تکبیروں میں سے ایک تکبیر رہ گئی	٧٢
عیدین کی تکبیروں میں زائد تکبیر کہہ دیں	٧٢

عنوان	صفحہ نمبر
اللہ اکبار یا آللہ اکبر کہا	٧٢
تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر امام سے پہلے کہہ دیا	٧٣
اللہ اکبر سیدھے کھڑے ہو کر کہنا	٧٣
مریض کے لئے تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا	٧٤
اذکار وتسبیحات میں سہو	٧٥
اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء چھوڑ دی	٧٥
صلوٰۃ التسبیح میں قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی تھی	٧٥
رکوع یا سجدہ میں بسم اللہ پڑھ دی	٧٥
نماز میں اللہ اللہ یا الّا اللہ کہہ دیا	٧٥
اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا آمین بلند آواز سے کہہ دی	٧٦
آمین غلط طریقہ سے کہی	٧٦
نمازی نے کسی دوسرے کے ولا الضالین پڑھنے پر آمین کہہ دی!	٧٦

عنوان	صفحہ نمبر
نمازی نے کسی کی دُعا پر آمین کہہ دی	۷۶
چھینکنے والے نے جواب الجواب میں آمین کہہ دی	۷۶
چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہہ دیا	۷۷
خوشی کی خبر پر الحمدللہ کہہ دیا	۷۷
بُری خبر سُن کر اِنّا للہ پڑھی	۷۷
بطورِ جواب قرآن کا کوئی حرف پڑھا	۷۷
دستک دینے والے کا سبحان اللہ کہہ کر جواب دیا	۷۸
کسی کام کا حکم دینے کے لئے سبحان اللہ کہا	۷۸
نماز میں بعض کلمات کہنے کا حکم	۷۹
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کو رَابَنَا لَکَ الحمد کہا	۷۹
رکوع میں سبحان ربی العزیم پڑھ دیا	۷۹
مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام اُٹھ گیا	۸۰

عنوان	صفحہ نمبر
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہہ دیا	۸۰
امام کے لئے پانچ پانچ مرتبہ تسبیحات کہنا بہتر ہے	۸۰
دُعائے قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟	۸۱
دُعائے قنوت سورہ فاتحہ کے بعد پڑھی اور سورہ ملانا بھُول گیا!	۸۱
مقتدی کی قنوت پُوری نہ ہوئی اور امام رکوع میں چلا گیا	۸۱
دُعائے قنوت پہلی یا دوسری رکعت میں پڑھی!	۸۲
رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار سے کم ٹھہرا	۸۲
دُعائے قنوت کے لئے اللہ اکبر کہنا چھوڑ دیا	۸۲
دُعائیں بلند آواز سے پڑھ دیں	۸۲

عنوان	صفحہ نمبر
مسبُوق اور لاحق پر سجدہ سہو	
مسبوق سہو کا سلام امام کے ساتھ نہ پھیرے!	۸۳
مسبوق نے امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا!	۸۳
مسبُوق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں سہو ہوگیا	۸۳
مسبوق نے مغرب میں چھُوٹی ہوئی دو رکعتوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا!	۸۴
مسبوق نے امام کے سجدۂ سہو کرنے کے بعد اقتدار کی	۸۴
مسبوق امام کے سہو کے بعد شریک ہُوا	۸۴
مسبوق سجدہ سہو کے دوسرے سجدے میں شریک ہُوا	۸۴
مسبوق سہو کے سلام کو آخری سلام سمجھ کر کھڑا ہوگیا	۸۵

عنوان	صفحہ نمبر
امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدہ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟	۸۵
مسبوق نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہیں کیا اور اپنی باقی ماندہ رکعت میں سہو ہوگیا	۸۶
مسبوق نے امام سے پہلے یا ساتھ سلام پھیر دیا	۸۶
مسافر امام کے پیچھے مقیم مثل مسبوق کے ہوتا ہے	۸۶
امام سے سہو ہُوا پھر حدث بھی ہوگیا اور مسبوق خلیفہ بنا	۸۷
مسبوق نے امام کے ساتھ سجدۂ سہو کیا پھر خود سے سہو ہوگیا تو دوبارہ سجدہ سہو کرے	۸۷
لاحق امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے	۸۸
مسبوق نے بھُول کر سلام پھیر دیا اور دُعا کرلی پھر یاد آیا	۸۸
مسبوق نے زائد رکعت میں امام کی اقتدار کی	۸۸

عنوان	صفحہ نمبر
مسبوق جہری نماز میں زور سے قرأت کرے یا آہستہ سے	۸۹
امام کی نماز نہیں ہُوئی تو مسبوق کی بھی نہیں ہُوئی	۸۹
امام کی نماز میں نقصان ہُوا تو مسبوق کی نماز درست ہے	۹۰
مسبوق قعدۂ اخیرہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھے	۹۰
مسبوق نے امام کے ساتھ قعدۂ اخیرہ میں درود اور دعا بھی پڑھ لی	۹۰
امام کے سلام کہہ دینے کے بعد مسبوق شریک ہُوا	۹۱
سلام سے پہلے شریک ہُوا تو تشہد پڑھ کے اُٹھے	۹۱
مسبوق اپنی بقیہ نماز امام کے پیچھے کیسے پڑھے	۹۱
مسافر امام کے پیچھے مقیم کو ایک رکعت ملی	۹۲
مسافر امام کے پیچھے مقیم التحیات میں شریک ہُوا	۹۲
مسافر امام کے پیچھے مقیم شروع سے شریک رہا	۹۲
مسبوق ثنا کب پڑھے ؟	۹۲
مسبوق رکوع میں ملے تو تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر ملے !	۹۳
رکوع میں شامل ہوتے وقت تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع کی تکبیر بھی کہے	۹۳
مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیرے یا درود و دُعا پوری کرے	۹۴
قعدۂ اولیٰ میں مقتدی تشہد پورا کرے	۹۴
وتر میں دعا قنوت پوری کئے بغیر رکوع کرلے	۹۴
امام نے سورۃ والناس پڑھی تو مسبوق کون سی سورۃ پڑھے	۹۵
لاحق اپنی نماز کس طرح پوری کرے	۹۵
لاحق امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے	۹۵
مسبوق وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہُوا	۹۶
لاحق کو وضو کے وقت شک ہُوا اور کچھ دیر تک ٹھہرا رہا	۹۶
خاتمہ کتاب	۹۶

تمہید

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

اما بعد :

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اور ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزانہ پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے، مگر افسوس کہ دین سے غفلت اور لاپرواہی کی بنا پر آج نماز جیسی روزانہ پانچ مرتبہ ادا کی جانے والی عبادت کے مسائل سے بھی لوگ پُوری طرح واقف نہیں ہیں اور اس ناواقفیت کی بنا پر بسا اوقات لوگ اپنی نماز کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نماز فاسد ہوجاتی ہے اور انہیں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا۔

انسان بہرحال بشر ہے اپنی بشریت کے مطابق جہاں بہت سے معاملات میں اس سے بھول چُوک ہوجاتی ہے اسی طرح عبادت کی ادائیگی میں کبھی کبھی سہو ہوجاتا ہے اور اس کی وجہ سے کبھی نماز کے فرائض وواجبات میں سے کوئی فرض یا واجب چھوٹ جاتا ہے کبھی ان کی ترتیب آگے پیچھے ہوجاتی ہے۔ کبھی ان فرائض وواجبات کو دوبارہ سہ بارہ ادا کرلیتا ہے۔ اسی طرح کبھی

نماز کے سنن و مستحبات میں گڑبڑ ہو جاتی ہے کبھی رکعتوں میں سہو ہو جاتا ہے کبھی قرأت کرنے میں غلطی ہوتی ہے کبھی کوئی آیت پڑھنے سے رہ جاتی ہے۔

غرض اس طرح کی بہت سی صورتیں نماز میں پیش آتی رہتی ہیں جہاں سرے سے نماز ہی فاسد ہو جاتی ہے لیکن مسائل سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے اس فساد کی صورت میں بھی ہمارے بہت سے مسلمان بھائی اور ائمہ مساجد یہ سمجھتے ہیں کہ سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

اسی طرح بہت سی ایسی شکلیں پیش آتی ہیں جن میں از روئے شریعت سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن وہ سجدہ سہو نہیں کرتے اور بہت سی ان صورتوں میں جن میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا ان میں سجدہ سہو کر لیتے ہیں، اور نادانی کا یہ عالم ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نماز میں خواہ کسی قسم کی غلطی ہو جائے سہو کر لینے سے ان سب کی تلافی ہو جاتی ہے۔ اور بعض لوگوں کو سجدہ سہو کا ایسا ہیضہ ہوتا ہے کہ معمولی سے معمولی شبہ کے اوپر بھی سجدہ سہو کیا کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو شریعت کے پابند کہلاتے ہیں اور شرعی مسائل سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں ان کا حال بھی یہ ہے کہ سجدہ سہو کی صرف دو، چار صورتوں سے واقف ہوتے ہیں اور بس یہی حال معمولی پڑھے لکھے لوگوں کا بھی ہے۔

میں نے بہت سی جگہوں پر یہ دیکھا کہ لوگوں کی نمازیں خراب ہو رہی ہیں۔ یہ حالات دیکھ کر مجھے داعیہ پیدا ہوا کہ سجدہ سہو کے مسائل کسی قدر تفصیل کے ساتھ اگر اکٹھے کر دیئے جائیں اور انہیں کتابچہ کی شکل میں

شائع کر دیا جائے تو اس سے بہت سے مسلمان بالخصوص ائمہ مساجد اپنی نمازوں کی اصلاح کر سکتے ہیں اور انہیں فاسد ہونے یا ناقص ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

یہ کتاب خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھ کر سنائیں اور یہ مسائل ان کو سمجھائیں۔

اس کتاب میں سجدۂ سہو کے اکثر مسائل آگئے ہیں اور لوگوں کے اعتماد و وثوق کی خاطر مسائل کے حوالہ جات فتاویٰ کی مستند اور معتبر کتابوں سے مع صفحات اور جلد کے درج کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتابچہ کو مسلمانوں کے لئے مفید اور نفع بخش بنائے اور میرے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔

آمین!

والسلام

مؤلف

تقریظ

از: حضرت مولانا نظام الدین صاحب

مفتی دارالعلوم دیوبند

عزیز محترم زیدت معالیکم و مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

گرامی نامہ مع ایک رسالہ دستیاب ہوا۔ اکثر حصہ بالاستیعاب دیکھا پھر چیدہ چیدہ دیکھا۔ بڑی کاوش کی گئی ہے اور ماشاء اللہ کاوش میں کامیاب ہیں اور جناب کی مساعی قابلِ ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول و نافع فرمائیں۔

بہت مفید معلومات اور کثیر الوقوع جزئیات کا استقصاء کر دیا گیا ہے

فجزاکم اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔

احقر دل سے مسرور ہوا اور ہر وقت نافعیت و قبولیت اور آں عزیز کے لئے صحت و عافیت کا دعا گو ہے۔

فقط والدعا والسلام

بندہ نظام الدین عفی عنہٗ

دارالعلوم دیوبند

نماز کے فرائض

یہاں ہم مختصر طور پر نماز کے فرائض وواجبات اور سنن و مستحبات کو ذکر کرتے ہیں تاکہ اُن کے جاننے کے بعد آگے سجدۂ سہو کے مسائل اور اُن کے واجب ہونے کی صورتیں سہولت کے ساتھ سمجھ میں آسکیں۔ آپ انہیں غور سے پڑھیں اور ذہن نشین فرمالیں۔

نماز میں احناف کے نزدیک کُل چھ چیزیں فرض ہیں جن میں پانچ نماز کے رکن ہیں یعنی وہ نماز کے جزو ہیں اور ان سے نماز مرکب ہے اور چھٹی چیز نماز کا جزو نہیں ہے۔ جیساکہ آگے معلوم ہوگا۔

۱۔ **قیام** :۔ یعنی کھڑا ہونا۔ فقہاء نے کھڑے ہونے کی حد یہ لکھی ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔ اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں فرض کی مقدار قرأت کی جاسکے۔ قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے اور صحیح قول کے مطابق فجر کی سنتوں میں بھی قیام فرض ہے۔ (درمختار)

؎ فقہ کی اکثر کتابوں میں تکبیر تحریمہ کو نماز کے فرائض میں سب سے پہلا فرض شمار کیا گیا ہے لیکن احناف میں ائمہ ثلاثہ اس بات پر متفق ہیں کہ تکبیر تحریمہ نماز کی شرائط میں سے ہے، نماز کے ارکان و فرائض میں سے نہیں ہے۔ چونکہ تکبیر تحریمہ کا ارکانِ نماز کے ساتھ شدید تعلق اور اتصال پایا جاتا ہے اس وجہ سے اسے بھی فرائض میں سے ذکر کر دیا گیا۔ نماز کا رکن ہونے کی وجہ سے فرائض میں سے نہیں شمار کیا گیا۔ (ملاحظہ ہو صغیری ص ۱۴ مجتبائی)

۲۔ قرأت :۔ یعنی قرآن مجید کا پڑھنا، کم ازکم ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے خواہ چھوٹی آیت ہو یا بڑی لیکن اس ایک آیت کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ دو کلموں سے مرکب ہو۔ اگر ایک ہی کلمہ یا ایک ہی دو حرف کی آیت ہے جیسے مُدْهَآمَّتٰنِ یا قٓ ، حٰمٓ تو صرف ان آیتوں کے پڑھنے سے قرأت کا فرض ادا نہ ہوگا۔ فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں اور وتر اور سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (درمختار)

۳۔ رکوع :۔ یعنی جھکنا۔ اس کی حد یہ بتائی گئی ہے کہ اس قدر جھک جائے جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۴۔ سجدہ :۔ یعنی پیشانی کو زمین پر ٹیک دینا۔ ایک گھٹنا اور پاؤں کی ایک انگلی کا زمین پر ہونا بھی ضروری ہے۔ روئی دار فرش یا تکیہ یا اسپرنگ والا گدا جس پر پیشانی کو کہیں استقرار نہیں ہوتا یعنی برابر دبتا چلا جاتا ہو تو سجدہ درست نہ ہوگا۔ پاؤں کے مقام سے سجدہ گاہ اگر ایک ہاتھ سے زیادہ اونچی ہو تو اس پر بھی سجدہ درست نہیں۔ (مراقی الفلاح)

۵۔ قعدہ اخیرہ :۔ یعنی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنا اتنی دیر تک فرض ہے جس میں التحیات پڑھی جاسکے۔ (درمختار)

۶۔ خروج بصنعہ :۔ یعنی نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ نماز کے ارکان کی ادائیگی کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہو، مثلاً السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا۔ یا بات چیت کرنا یا اٹھ کر چلے جانا اور قبلہ سے پھر جانا وغیرہ۔ (شامی)

نوٹ :۔ نماز میں اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز باطل ہوتی ہے، وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔ سجدہ سہو کرنے سے تلافی نہیں ہوتی۔

نماز کے واجبات

۱۔ تکبیر تحریمہ خاص اللہ اکبر کے ساتھ کہنا۔ (۲) تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر تک کھڑا رہنا جس میں سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھی جاسکے۔ (۳) فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا (۴) سورہ فاتحہ کے بعد فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی سب نمازوں کی سب رکعتوں میں کوئی سورت پڑھنا جس کی مقدار کم ازکم تین چھوٹی آیات کے برابر ہو یا ایک لمبی آیت ہو خواہ وہ کسی سورت کا جزو ہو۔ (۵) ترتیب میں پہلے سورۃ فاتحہ پڑھنا پھر اس کے بعد کوئی سورۃ ملانا۔ (۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا اس طور پر کہ تمام اعضاء کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آجائیں۔ (۷) سجدہ میں دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔ (۸) رکوع اور سجدہ میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلیٰ کی مقدار ٹھہرنا۔ (۹) جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں کم ازکم ایک تسبیح کی مقدار بیٹھنا۔ (۱۰) قعدہ اولیٰ کرنا یعنی چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت پر التحیات کی مقدار بیٹھنا۔ (۱۱) قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں ایک مرتبہ التحیات پڑھنا۔ (۱۲) تشہد کے بعد بلا تاخیر تیسری رکعت کے لئے اٹھ جانا۔ (۱۳) وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا۔ (۱۴) امام کے لئے

جہری[1] نماز کی دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے پڑھنا اور سری[2] نماز میں آہستہ آواز سے پڑھنا۔ اسی طرح دن کی نفل نمازوں میں بھی آہستہ قرأت کرنا۔ (۱۵) نماز کو السلام علیکم کہہ کر ختم کرنا۔ (۱۶) عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں کہنا۔

(درمختار، طحاوی، قاضی خان وغیرہ)

مسئلہ:۔ نماز کے واجبات میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کرے یا کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کردے تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

نماز کی سنتیں

(۱) تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہونا اور سر کو نہ جھکانا (۲) تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک یا کندھوں تک اٹھانا۔ (۳) تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف کرنا (۴) ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرنا نہ بہت ملانا بلکہ اپنے حال پہ کھلی ہوئی رکھنا۔ (۵) تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کو بغیر نیچے لٹکائے مرد کا ناف کے نیچے اور عورت کا سینے پر باندھنا۔ (۶) ہاتھ باندھنے میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی پر رکھنا اس طور پر کہ داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑا جائے اور باقی تینوں انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دی جائیں۔ یہ کیفیت صرف

[1] جس نماز میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے اس کو جہری نماز کہتے ہیں۔

[2] جس نماز میں امام آہستہ قرأت کرتا ہے اس کو سری نماز کہتے ہیں۔

مردوں کے لئے ہے۔ (۷) ہاتھ باندھنے کے بعد فوراً سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا۔ (۸) قرأت سے پہلے پہلی رکعت میں اَعُوْذُ بِاللّٰه پڑھنا۔ (۹) ہر رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰه پڑھنا۔ (۱۰) سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔ (۱۱) امام کے لئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا۔ (۱۲) مقتدی کے لئے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کے لئے دونوں کہنا۔ (۱۳) امام کے لئے تکبیراتِ انتقالیہ بلند آواز سے کہنا۔ (۱۴) قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فصل کرنا۔ (۱۵) فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل اور عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا بشرطیکہ مسافر نہ ہو اور مسافر ہو تو اس کو اختیار ہے جو سورہ چاہے پڑھے (۱۶) فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت ڈیوڑھی قرأت کرنا۔ (۱۷) رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ (۱۸) رکوع میں گھٹنوں کا دونوں ہاتھ سے پکڑنا اور عورتوں کے لئے صرف ہاتھ رکھ لینا۔ (۱۹) رکوع میں مردوں کے لئے ہاتھ کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ کرکے رکھنا اور عورتوں کو ملا کر رکھنا۔ (۲۰) رکوع میں پنڈلیوں کا سیدھا رکھنا۔ (۲۱) رکوع میں مردوں کو اس قدر جھکنا کہ پیٹھ اور سر اور سرین سب برابر ہوجائیں اور عورتوں کو صرف اتنا جھکنا کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ (۲۲) رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا۔ (۲۳) مردوں کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا اور عورتوں کے لئے ملائے رکھنا (۲۴) سجدے میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا اور پہلے گھٹنوں کو پھر ہاتھوں کو پھر ناک پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا۔ (۲۵) سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا (۲۶) سجدے کی حالت میں

پیٹ کو زانو سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ اور زمین سے اُٹھا ہُوا رکھنا اور عورتوں کے لئے ملا کر اور زمین پر بچھا کر رکھنا۔ (۲۷) سجدے میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا ہُوا رکھنا اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا (۲۸) سجدے میں دونوں زانوؤں کو ملا ہُوا رکھنا۔ (۲۹) سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا۔ (۳۰) تکبیر کہتے ہُوئے سجدے سے اُٹھنا۔ (۳۱) دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدۂ اُولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں اس طرح بیٹھنا کہ داہنا پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اسی پر بیٹھ جائیں اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں۔ یہ کیفیت مَردوں کے لئے ہے اور عورتوں کے لئے یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں داہنی جانب نکال لیں اور سرین زمین پر رکھ کر بیٹھیں۔ (۳۲) التحیات میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا اس کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھوٹی اور اس کے پاس کی انگلی بند کر لیں اور شہادت کی انگلی لَا اِلٰہ کہتے وقت اُٹھائیں اور اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت رکھ دیں اور حلقہ کی اس ہیئت کو اخیر تک باقی رکھیں۔ (۳۳) چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ (۳۴) قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا۔ (۳۵) درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ کا پڑھنا۔

(۳۶) سلام پھیرتے وقت پہلی مرتبہ داہنی طرف اور دوسری مرتبہ بائیں طرف مُنہ پھیرنا (۳۷) دونوں سلام میں امام کے لئے مقتدیوں اور حفاظت کرنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتبین وغیرہ اور نیک جنات کی نیت کرنا اور مقتدیوں کے

لئے یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی فرشتوں اور امام کی اگر اس کے داہنی طرف ہے تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور بالکل سامنے ہے تو دونوں سلام میں امام کی نیت کرے۔ (۳۸) امام کو سلام بلند آواز سے کہنا۔ (۳۹) دوسرے سلام میں بہ نسبت پہلے سلام کے آواز کو پست کرنا (۴۰) مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا اور مسبوق کو امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد اُٹھنا۔ (کما فی عامۃ کتب الفقہ والفتاویٰ)

مسئلہ:۔ اگر کوئی سُنّت چھوٹ جائے تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا ہے البتہ نماز مکروہ ہوتی ہے۔

نماز کے آداب و مستحبات

(۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت مَردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر سے باہر نکال لینا (بشرطیکہ سردی وغیرہ کا کوئی عذر نہ ہو) اور عورتوں کو چھپائے رکھنا (۲) قیام کی حالت میں اپنی نظر سجدے کے مقام پر رکھنا اور رکوع کی حالت میں قدم کی پُشت پر اور سجدے کی حالت میں اپنی ناک کی طرف اور قعدہ کی حالت میں زانو پر اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ (۳) نماز میں حتی الامکان کھانسی کو روکنا (۴) جمائی کے وقت مُنہ کو بند کر لینا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ قیام کی حالت میں اگر جمائی آئے تو اپنے داہنے ہاتھ کی پُشت مُنہ پر رکھے اور بقیہ حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پُشت رکھ کر اپنے مُنہ کو بند کرے (۵) قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ والا

تشہد[1] بلاکمی و زیادتی کئے ہوئے پڑھے۔ (۶) قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا جس کو ہم اللّٰھم انا نستعینك ونستغفرك سے شروع کرتے ہیں۔ اس دعا کے بعد اگر ذیل کی دعائے قنوت بھی پڑھ لے تو بہتر ہے وہ دعا یہ ہے :۔

اللّٰھم اھدنا فیمن ھدیت وعافنا فیمن عافیت وتولنا فیمن تولّیت وبارك لنا فیما اعطیت وقنا شر ما قضیت انك تقضی ولا یقضی علیك و انه لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربّنا وتعالیت نستغفرك ونتوب الیك وصلّی اللّٰه علی النبی الکریم۔ اللّٰھم اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات اللّٰھم الف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوك وعدوھم۔ اللّٰھم العن الکفرة الذین یصدّون عن سبیلك ویکذبون رسلك ویقاتلون اولیاءك اللّٰھم شتت شملھم۔ اللّٰھم مزق جمعھم۔ اللّٰھم دمّر دیارھم وخرب بنیانھم وانزل بھم بأسك الذی لا تردہ عن القوم المجرمین۔

---

[1] یہ تشہد وہی ہے جو احناف کے یہاں مشہور اور رائج ہے اور التحیاتُ للّٰہِ والصّلوٰة والطیّبات کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ دوسرا تشہد سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والا کہلاتا ہے۔ جو شوافع حضرات کے یہاں زیادہ رائج ہے اور وہ التحیّات المبارکات للّٰہ الخ سے شروع ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

سجدۂ سہو کے اصول

اوپر نماز کے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات ذکر کئے گئے ہیں۔ اب ہم اجمالی طور پر سجدۂ سہو کے واجب ہونے کے اصول ذکر کرتے ہیں تاکہ آگے چل کر آپ کو مسائل کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

سجدۂ سہو حسبِ ذیل وجہوں سے واجب ہوتا ہے :۔

۱ - نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر ترک کر دے۔
۲ - کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دے۔
۳ - کسی واجب کی تاخیر ایک رکن کی مقدار کر دے۔
۴ - کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کرے۔
۵ - کسی واجب کو متغیر کر دے جیسے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرآت کر دے۔
۶ - نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کر دے۔
۷ - کسی فرض کو اس کے محل سے مقدم کر دے۔
۸ - کسی فرض کو مکرر یعنی دو مرتبہ بھولے سے ادا کر لے۔

سجدہ سہو کا طریقہ

عبادات کے اندر اصل یہ ہے کہ اسے کمال کی صفت کے ساتھ ادا کیا جائے اور صفتِ کمال کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔ بس جس وقت بشریت

کے تقاضے کے مطابق نماز میں کوئی کمی یا زیادتی ہو جائے اور اس کی وجہ سے نماز کے اجر و ثواب میں نقصان آجائے تو شریعت نے سجدہ سہو کر کے اس نقصان کی تلافی کرنے اور اپنی نماز کو اعلیٰ صفت پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لئے سجدۂ سہو کو واجب قرار دیا۔ (مبسوط ج ۱ ص ۲۱۸)

سجدۂ سہو کسی نقصان کی وجہ سے ہُوا ہو یا کسی زیادتی کی وجہ سے اُس کے ادا کرنے کا طریقہ احناف کے یہاں یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد پہلے داہنی طرف سلام پھیرے۔ اس کے بعد دو سجدے کرے پھر تشہد درود شریف اور دُعائے ماثورہ پڑھ کر نماز سے نکلنے کے لئے سلام پھیرے۔ (شامی وغیرہ)

حدیث شریف میں آیا ہے سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "ہر سہو کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد"۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۸۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھائیں تو آپؐ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔ (بدائع ج ۱ ص ۱۸۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے پس اسے یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو وہ صواب کو سوچے اور اس پر بنا کرے اور دو سجدے سلام کے بعد کرے۔"

اسی طرح حضرت عمران بن حصین، مغیرہ بن شعبہ، سعد بن ابی وقاص، حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے سہو کے سجدے سلام کے بعد کئے۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۸۳)

قرأت میں سہو

سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی اگر کسی نے فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں بھول کر دو مرتبہ الحمد شریف پڑھ دی یا اکثر حصہ دوبارہ لوٹایا تو ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ یہ مسئلہ فرضوں کا ہے لیکن اگر نوافل کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد شریف دو مرتبہ پڑھ دی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور کچھ حصہ رہ گیا اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا حصہ بھول گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں اور اگر تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ رہ گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

مگر علامہ طحطاوی نے لکھا ہے کہ راجح قول یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے۔

سورۂ فاتحہ کے بجائے دوسری سورت شروع کردی

اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اور بھول کر سورت شروع کردی۔ پھر یاد آیا تو سورۃ چھوڑ کر پہلے سورۃ فاتحہ پڑھے۔ پھر اس کے بعد سورت ملائے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ چھوڑ کر مکمل سورہ پڑھ لی۔ یا رکوع میں چلا گیا یا رکوع سے بھی اُٹھ گیا۔ ان سب صورتوں میں لوٹ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر ترتیب کے مطابق بقیہ کام کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سورۂ فاتحہ کے بعد جس سورہ کا ارادہ کیا اس کے علاوہ پڑھ لی!

کسی نے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک سورہ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن غلطی سے دوسری سورت پڑھ ڈالی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سورہ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ لی

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد التحیات پڑھ ڈالی تو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اگر سورۂ فاتحہ سے پہلے التحیات پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

کسی آیت کو بار بار پڑھا

اگر امام نے کسی آیت کی بار بار تکرار کی جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی تو

سجدہ سہو واجب نہیں۔ اسی طرح اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا جس میں ایک رکن[1] کی مقدار تاخیر ہوگئی تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو واجب نہیں اور نہ لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوگی۔ (شامی ج ۱ ص ۴۱۸)

سورہ فاتحہ یا سورہ میں سے صرف ایک پڑھی

اگر کسی نے صرف سورہ فاتحہ پڑھی یا صرف کوئی سورہ پڑھی اور رکوع میں چلا گیا تو ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (درمختار حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۲۲)

سُورہ فاتحہ یا سُورہ پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا

اگر کسی نے ثناء پڑھی اور بھولے سے رکوع میں چلا گیا نہ تو سورۃ فاتحہ پڑھی نہ ہی کوئی سورۃ پڑھی پھر یاد آیا کہ قرأت رہ گئی ہے تو اُسے چاہیئے کہ رکوع میں لوٹ آئے اور قرأت کرے پھر دوبارہ رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

تین آیتوں کے بعد غلط پڑھا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھ لی، اس کے بعد کہیں غلط پڑھ دیا، پس اگر وہ غلطی ایسی فحش ہے جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے تو ایسی صورت میں لقمہ دینا ضروری ہے ورنہ سب کی نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آتا جب بھی لقمہ دینا جائز ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (کبیری ص ۴۱۷)

[1] ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے۔

فائدہ:- کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تین آیت کے بعد امام قرأت میں جیسی بھی غلطی کرے اس کو لقمہ نہیں دینا چاہیئے یا تین آیتوں کے بعد امام غلطی کرے تو کوئی حرج نہیں نماز ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں غلط ہیں۔

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں اور بھول کر رکوع میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر قصداً رکوع میں چلا جائے تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

فرض کی تیسری چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ بھی پڑھ لی!

اگر فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ بھولے سے یا قصداً پڑھ لی تو سجدہ واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۴۷۸)

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد نہیں پڑھی

اگر فرض نماز کی خالی رکعتوں میں یعنی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۴۷۹)

امام نے جہری نماز میں آہستہ اور آہستہ والی میں زور سے پڑھ دیا

اگر امام نے جہری[1] نماز

[1] جن نمازوں میں بلند آواز سے امام پڑھتا ہے جیسے مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں، اس کو جہری نماز کہتے ہیں۔

میں بھول کر آہستہ قرأت کی اور سری[1] نماز میں بلند آواز کے ساتھ قرأت کی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا جب کہ اس طرح چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت پڑھی اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کا صرف ایک دو کلمہ پڑھا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۹۷)

منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا اگر جہری نماز میں آہستہ سے اور آہستہ والی میں بلند آواز سے قرأت کر دے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۸۲)

سورہ فاتحہ پڑھ کر دیر تک خاموش رہا

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور چپ ہو گیا اور ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتوں کے برابر خاموش کھڑا رہا اس کے بعد سورت ملائی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

(درمختار ج ۱ ص ۴۹۳)

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ پڑھ لی

اگر کسی نے دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ دوبارہ پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۱۰)

[1] جن نمازوں میں امام آہستہ پڑھتا ہے جیسے ظہر اور عصر کی نماز میں، ان کو سری نماز کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

جہری نماز میں آہستہ تین آیتیں پڑھ لیں پھر یاد آیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کر دیا اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا یا کسی نے لقمہ دیا تو اس کو سورۃ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔

(شامی ج ۱ ص ۶۹۴)

سرّی نماز میں بلند آواز سے تین آیتیں پڑھ لیں، پھر یاد آیا

اگر امام نے سرّی نماز میں یعنی ظہر یا عصر کی نماز میں چھوٹی تین آیتیں بلند آواز سے پڑھ دیں، اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھ چکا ہے اس کے بعد سے آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آہستہ آواز کے ساتھ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۹۴)

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں کسی نے بلند آواز سے قرأت کی تو اگرچہ فرض کی خالی رکعتوں میں قرأت واجب نہیں ہے لیکن قرأت کرنے کی صورت میں چونکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے اس لئے سجدہ سہو واجب ہو گا۔ (شامی ج ۱ ص ۴۹۷)

درمیان سے ایک دو آیتیں چھوٹ گئیں

اگر قرأت کرتے ہوئے درمیان سے ایک یا دو آیتیں یا آیت

کا کچھ حصہ چھوٹ گیا تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

تین آیتوں کے بعد امام بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا

اگر ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے بعد امام بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نماز بلا کراہت درست ہے۔ اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے اور اگر ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا۔ اس کے بعد رکوع میں گیا تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

(شامی ج ۱ ص ۴۲۲)

سُورۃ شروع کرتے ہی بھول گیا اور دیر تک سوچتا رہا!

اگر امام نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی اس کے بعد سورہ شروع کی تو بھول گیا اور تین تسبیح کی مقدار کھڑا سوچتا رہا۔ پھر اس کے بعد دوسری سُورت پڑھ کر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہے اور تین تسبیح سے کم مقدار خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص [illegible])

خلافِ ترتیب سُورہ پڑھ دی

کسی نے دوسری رکعت میں خلافِ ترتیب پہلے کی سورۃ پڑھ دی مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری رکعت میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ پڑھی۔ پس اگر بھول کر ایسا کیا ہے تو نماز بلا کراہت درست ہے اور اگر قصداً خلافِ ترتیب پڑھا تو نماز مکروہ ہوئی اور ان دونوں صورتوں میں سے

کسی میں بھی سجدہ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۵۱۰)

خلافِ ترتیب سورہ شروع کی پھر ترتیب سے پڑھی!

اگر کسی نے دوسری رکعت بھول کر خلافِ ترتیب سورہ شروع کی اور شروع کرتے ہی یاد آگیا۔ پھر اس نے اُسے چھوڑ کر دوسری سورہ ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے پڑھی تو اس کی نماز درست ہے مگر مکروہ ہوئی اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ البتہ اس کے لئے وہ سورہ چھوڑ کر دوسری سورہ شروع کرنا بہتر نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۵۱۰)

آدھی سورہ پڑھ کر بھول گیا پھر شروع سے دوبارہ پڑھی!

امام نے پہلی رکعت میں کوئی سورہ شروع کی اور آدھا حصہ پڑھ کر بھول گیا۔ پھر دوبارہ سہ بارہ شروع سے لوٹا کر پوری سورہ پڑھی تو نماز ہوگئی۔ اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (شامی ج ۱ ص ۱۸۲)

فرض کی آخری دو رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر کسی نے فرض کی آخری دونوں رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا اور بالکل خاموش رہا تو اس کی نماز درست ہے اور سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

نفل یا وتر کی آخری رکعت میں الحمد چھوڑ دی

کسی نے نفل نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی

یا وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھا

اگر کسی نے جہری نماز میں تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن پڑھا تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے نماز میں فساد آتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا۔ (مستفاد از عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

امام نے غیر نمازی کا لقمہ لے لیا

امام قرأت کرتے ہوئے بھول گیا اور کسی ایسے شخص نے جو امام کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لے لیا تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر امام نے اس شخص کا لقمہ فوراً لے لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کچھ توقف کے بعد لیا تو نماز درست ہے اور سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۸۱)

قرأت کر کے کچھ سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن کی مقدار (یعنی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھا جا سکے) کھڑا کچھ سوچتا رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

قرأت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا

اگر امام نے نماز میں قرأت کرتے ہوئے

بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہوگئی، سجدہ سہو سے وہ نماز صحیح نہ ہوگی۔ اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۲۷)

نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی اور دیر میں سجدۂ تلاوت کیا

اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔ پھر بعد میں کچھ دیر کے بعد یاد آیا کہ یاد آتے ہی اُس نے سجدہ تلاوت کر لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا۔

(عالمگیری ص ۱۶۶)

شروع میں اور سورہ کے بعد دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی!

کسی شخص نے شروع میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر کوئی سورہ بھی ملائی، اس کے بعد بھول کر دوبارہ سورہ فاتحہ پڑھ لی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(فتاویٰ سراجیہ برحاشیہ قاضی خان ص ۴۲)

وتر یا تراویح میں امام نے آہستہ قرأت کی

کسی امام نے اگر وتر یا تراویح کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کی تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

رات کی نفل میں قصداً آہستہ قرأت کی

کسی نے رات میں نفل نماز کی امامت کی اور قصداً آہستہ آواز سے قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں لیکن ایسا کرنا

بُرا ہے اور اگر بھول کر قرأت آہستہ آواز سے کی تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

غیر نمازی کے کہنے پر امام نے آہستہ پڑھا

امام نے عصر یا ظہر کی نماز میں بھول کر بلند آواز سے قرأت شروع کی تو کسی غیر نمازی نے زور سے کہا کہ آہستہ آہستہ پڑھو۔ پس اس صورت میں کچھ توقف کے بعد آہستہ پڑھا تو نماز درست ہے اور اگر فوراً اس کے کہنے سے آہستہ پڑھنا شروع کیا تو نماز صحیح نہ ہوگی۔ اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۸۱)

نماز میں "ہُوں ہُوں" کہنا

بعض جاہل پیروں کے جاہل مریدین کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز کی حالت میں بھی قرأت سن کر اور کبھی سرّی نماز میں بھی خواہ مخواہ "ہوں ہوں" کر کے چیخ مارتے ہیں۔ پس اس طرح "ہوں ہوں" کرنا اور چیخ و پکار کرنا اگر جنت و دوزخ کے ذکر سے نہیں ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔ ایسے جاہلوں کو سختی کے ساتھ روکنا چاہیئے وہ اپنی نماز بھی فاسد کرتے ہیں اور دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں۔

(شامی ج ۱ ص ۵۹)

وَالعصر اور لَفِی خسر کی "ر" سننے میں نہیں آئی

کسی امام نے جہری نماز میں سورہ عصر پڑھی اور اس

طرح پڑھی کہ والعصر کے اوپر وقف کیا اور سننے والے نے والعص سُنا۔ اسی طرح لَفی خسر پر وقف کیا تو لفی خس سُنا، تو ایسی صورت میں سننے والے کا اعتبار نہیں بلکہ پڑھنے والے کا اعتبار ہے اگر اس نے صحیح قرأت کی ہے تو نماز درست ہے۔ (عالمگیری زلۃ القاری)

ایک سورۃ پڑھتے ہوئے بھول گیا اور دوسری سورۃ میں چلا گیا

امام نے سورۃ والعصر پڑھی اور اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پڑھ کر وَالتِّیْنِ میں پہنچ گیا یعنی اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ پڑھنے لگا اور آخر تک پڑھ ڈالا تو نماز ہوگئی۔ سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ج۱ ص۵۹۲)

نماز کی حالت میں بعض آیتوں کے ختم پر جواب دینا

بعض جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ نماز میں امام سورہ الرحمٰن پڑھتا ہے تو جب فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھ کر خاموش ہوتا ہے تو مقتدی حضرات بلند آواز سے ولا بشیٔ من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد پڑھتے ہیں اور جس وقت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ پڑھتا ہے تو مقتدی سُبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے ہیں اور سورۂ والتین کے آخر میں مقتدی وانا لك من الشاھدین پڑھتے ہیں۔ اس طرح امام کا قرأت کے بعد رکنا اور مقتدیوں سے جوابات سننے کے بعد پھر قرأت کرنا جائز نہیں ہے، اس میں غیرِ قرآن کے ساتھ مشغول ہونا اور امام کا مقتدی کے تابع ہونا لازم آتا ہے اس سے نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔ اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ائمہ اربعہ میں سے صرف حضرت امام

شافعی رحمۃ اللہ علیہ جائز فرماتے ہیں۔ البتہ فقہاء کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر تنہا اپنی نفل نماز میں پڑھے تو گنجائش ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: والفقهاء اعلم بمعانی الحدیث۔ فقہاء حدیث کے مطلب سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ (کبیری ص۲۴۵)

درمیان میں چھوٹی سورہ چھوڑ دی

امام نے پہلی رکعت میں اَرَءَیْتَ الَّذِیْ پڑھی اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی یعنی درمیان میں اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ کی سورہ چھوڑ دی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے، سجدہ سہو کرنا واجب نہیں ہے۔ (شامی ج۱ ص۴۲۵)

آنے والے کی رعایت سے قرأت طویل کرنا

کسی اپنے خاص آدمی کے شامل ہونے کی وجہ سے قرأت لمبی کی یا رکوع لمبا کیا تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں البتہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر عام لوگوں کے شامل ہونے کے لئے ایسا کیا تو مکروہ تنزیہی ہے۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ج۱ ص۴۶۲)

کسی نے الحمد لیلا ھی پڑھا

اگر کسی نے قرأت میں ایسی غلطی کی جس کے سبب معنی بدل جائیں۔ مثلاً الحمد للہ رب العالمین کی جگہ الحمد و لیلا ھی پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی ج۱ ص۴۴۲)

هُمُ العادُون کی جگہ العادّون پڑھ دیا

اگر کسی نے نماز میں اولٰئِكَ هم العَادُوْنَ کی جگہ اَلعَادُّونَ یعنی دال کی تشدید کے ساتھ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

چند غلطیاں اور اُن کا حکم

اگر کسی نے نماز میں قَوَّامًا کی جگہ قِوَامًا قاف کا زیر پڑھا۔ نَعْبُدُ کی جگہ نَعَبُدُ باء کا زبر پڑھا۔ قُتِلُوْا تَقْتِيْلًا میں تاء کی تشدید چھوڑ دی۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں باء کی تشدید چھوڑ دی۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ میں میم کی تشدید چھوڑ دی اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں یاء کی تشدید چھوڑ دی۔ اَفَعَيِيْنَا کی جگہ اَفَعَيَّنَا، یاء کی تشدید کے ساتھ پڑھا۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ کو اِهْدِنَا الصَّرَاطَ پڑھا تو ان سب صورتوں میں متقدمین علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے مگر متاخرین کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۴۲۳)

اگر کسی نے یَدُعُّ الْیَتِیْمَ کی جگہ یَدُعُ الْیَتِیْمَ پڑھ دیا یعنی عین کی تشدید چھوڑ دی تو نماز درست ہے اور اگر یَدْعُ الْیَتِیْمَ یعنی دال کے جزم کے ساتھ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(کبیری ص ۴۵۳)

کسی نے اللہ الصَّمَدُ کو سین سے پڑھ دیا تو نماز درست ہے سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا کی جگہ صُوْرَةٌ صاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے سَوْطَ عَذَابٍ کی جگہ صَوْطَ عَذَابٍ یعنی صاد کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو

جائے گی۔ قَسْوَرَةٍ کی جگہ قَصْوَرَةٍ یعنی صاد کے ساتھ پڑھ دیا، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(کبیری ص ۴۵۴)

کسی نے اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ کی جگہ مَا اضْطُرِرْتُمْ زاء کے ساتھ یا مَا اظْطُرِرْتُمْ ظاء کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز نہ ہو گی اور اگر مَا اضْتُرِرْتُمْ تاء کے ساتھ پڑھا تو نماز صحیح ہے اور اگر اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ میں طاء کی جگہ تاء پڑھ دی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(کبیری ص ۴۵۶)

اگر کسی نے صِرَاطَ کی جگہ صِرَاتَ پڑھ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر اَظْلَمُ وَاَطْغٰی کی جگہ اَتْغٰی تاء کے ساتھ پڑھ دیا۔ یا مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی میں طاء کو تاء کے ساتھ پڑھ دیا تو نماز درست ہے۔

(کبیری ص ۴۵۶)

اگر کسی نے کوئی لفظ مکرر پڑھ دیا اور اس سے معنی میں تغیر ہو گیا جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اور مَالِكِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(شامی ج ۱ ص ۴۲۵)

قرأت میں غلطی کا قاعدہ کُلیہ

قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلہ میں فقہاء نے یہ قاعدہ کلیہ لکھا ہے کہ وہ غلطی جس سے معنی میں ایسا زبردست تغیر ہو گیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہے تو نماز ہر جگہ فاسد ہو جائے گی خواہ تین آیت کے پہلے ایسی غلطی ہوئی ہو یا تین آیت کے بعد، اور وہ غلطی جس سے حرف کی ہئیت میں فرق آگیا ہو۔ مثلاً زبر، زیر، پیش بدل جائے، یا تشدید،

تخفیف یا مد وقصر میں فرق ہو جاتے تو نماز فاسد نہ ہو گی، البتہ اگر بہت تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی ۔

اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہو جائے جس کے سبب مراد سے بہت دور معنی بن جائے جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، ورنہ نہیں، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں ۔

اسی طرح ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا اور معنی بدل گیا پس اگر ان دونوں حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر فرق کر سکتا تھا، اگر نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ان دونوں حرفوں میں فرق کرنا دشوار رہا، جیسے سین اور صاد میں اور ظاء اور ضاد میں اور طاء اور تاء میں۔ پس اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور بلا قصد اس طرح زبان سے نکل گیا یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے کہ ان دونوں میں فرق کو نہیں جانتا تو نماز ہو جاتی ہے ۔

اسی طرح اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھ دیا اور معنیٰ متغیر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ خواہ وہ زائد لفظ قرآن شریف میں کسی جگہ آیا ہو یا نہ آیا ہو۔ اور اگر اس لفظ کے زیادہ کرنے سے معنیٰ میں تغیر نہیں ہوا لیکن قرآن شریف میں کہیں وہ لفظ موجود ہے تو نماز بالاتفاق درست ہے، اور اگر وہ لفظ قرآن میں کسی جگہ نہیں آیا ہے تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد ہو جاتی ہے اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ۔

بہرحال مذکورہ بالا صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے اور آسانی کا لحاظ کرتے ہیں اور نماز کے درست ہونے کا حکم دیتے ہیں اور متقدمین حضرات نماز کے اعادہ کرنے کو کہتے ہیں اور نماز جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا لحاظ کرتے ہیں۔ لہٰذا نماز پڑھنے والوں کو ان مسائل میں احتیاط سے کام لینا بہتر ہے اور ضرورت کے وقت اپنے مقامی علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیئے ۔

(شامی ج ۱ ص ۴۴۴)

قرأت میں کوئی کلمہ کم کر دیا

اگر پڑھتے پڑھتے کسی نے درمیانِ قرأت سے کوئی کلمہ کم کر دیا۔ پس اگر اس کمی سے معنی میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا تو نماز درست ہے جیسے کسی نے یوں پڑھ دیا جَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا یعنی ایک سَيِّئَةٌ کم کر دیا اور اگر معنیٰ میں تغیر پیدا ہو جائے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہی راجح قول ہے ۔

(کبیری ص ۴۵۲)

ہر رکعت میں پوری سورہ پڑھے

بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں پوری پوری سورۃ پڑھے۔

اگر ایک رکعت میں کسی سورۃ کا کچھ حصہ اور دوسری رکعت میں کسی دوسری سورۃ کا کچھ حصہ پڑھے تو یہ بھی جائز ہے لیکن بلا ضرورت افضل بھی نہیں ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۷۸)

صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی آیت یا دو چھوٹی آیتیں پڑھیں تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (کبیری ص ۲۹۵)

ہونٹ بند کر کے قرأت کرنا

بعض لوگ نماز میں اس طرح قرأت کرتے ہیں کہ چپ چاپ اپنے دونوں ہونٹ بند کئے رہتے ہیں اور دل میں سوچتے اور تصور کرتے ہیں۔ اس طرح پڑھنے سے قرأت کا رُکن ادا نہیں ہوتا ہے۔ قرأت کا رُکن ادا ہونے کے لئے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر نکلیں اور اُس کے پاس والا یا وہ خود اپنی قرأت سُن سکے۔

(صغیری مجتبائی ص ۱۵۰)

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار

چھوٹی تین آیتوں کی مقدار حضرات فقہاء کرام نے حسب ذیل آیتوں کے برابر بتائی ہے اور یہی مقدار ایک لمبی آیت کی قرار دی گئی ہے۔ وہ چھوٹی تین آیتیں یہ ہیں۔

ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝

(صغیری ص ۱۵۰)

رکوع اور سجدۂ میں سہو

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورۃ فاتحہ اور سورہ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا اور دوسری رکعت سے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہیئے کہ اسی وقت اُٹھ کر رکوع کرے اور پھر دوبارہ سجدہ کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع تصوّر کیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت بھی جائے گی اور اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

کسی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا

کسی شخص نے پہلی رکعت میں صرف ایک سجدہ کیا اور اسے دوسری رکعت میں یاد آیا کہ میں نے پہلی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا ہے۔ پس یاد آتے ہی سجدہ کر لے اور باقی ماندہ رکعت پوری کر کے اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

البتہ مکروہ تنزیہی ہے یاد آجائے تو پھر رکوع یا سجدہ کی تسبیح کہہ لے تاکہ سُنّت کے مطابق ہو جائے۔ (درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ صہ ۴۲۱)

شک ہو گیا کہ دو سجدے کئے یا ایک

کسی شخص کو نماز میں یہ شک ہوا کہ میں نے ایک سجدہ کیا یا دو، پس ایسی صورت میں اگر کسی طرف ظنِ غالب نہیں ہے تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (درمختار ج ۱ صہ ۱۰۳)

امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا

امام کے پیچھے اگر کسی کا رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا تو اسے چاہیئے کہ جس وقت یاد آئے فوراً رکوع یا سجدہ کر کے امام کے ساتھ ہو جائے اور اگر اس وقت نہیں کیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع یا سجدہ کر کے پھر سجدہ سہو کرے۔ اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کی تو اس کی نماز نہ ہوگی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ صہ ۶۶)

رکوع کی جگہ سجدہ اور سجدہ کی جگہ رکوع کر لیا

اگر کسی نے نماز کے کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا۔ مثلاً پہلے سجدہ کر لیا بعد میں رکوع کر لیا۔ تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (عالمگیری جلد ۱ صہ ۲۶)

دو رکوع کر لیئے

اگر کسی شخص نے نماز میں کسی رکن کو مکرر ادا کر لیا۔ مثلاً دو رکوع کر لئے تو اس پر سجدہ سہو واجب

ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ صہ ۲۶)

امام نے بھول کر تین سجدے کر لئے

اگر بھولے سے امام تیسرے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اس کا اتباع نہ کریں۔ البتہ امام پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور سجدہ میں مقتدی اتباع کریں گے۔ (شامی ج ۱ صہ ۴۳۹)

سجدہ سہو واجب تھا اور ادا نہیں کیا

اگر کسی شخص کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا اور بھول کر ادا نہیں کر سکا تو وہ نماز ناقص ہوگی اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ دوبارہ لوٹانے کی صورت میں وہ نماز نفل ہوگی۔ فرض اس کا پہلے ہی ادا ہو گیا گو کہ ناقص ادا ہوا۔ یہ دوبارہ نماز صرف تکمیلِ ثواب کے واسطے ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ جماعت کے ساتھ اگر دوبارہ ادا کی گئی اور اس حالت میں کسی نے فرض کی نیت سے امام کی اقتدار کی تو اس کا فرض ادا نہ ہوگا، اس کو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔ (درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ صہ ۴۲۴)

سجدہ سہو کرنا سمجھ میں نہیں آیا

اگر نماز میں کوئی سہو ہو جائے اور مسئلہ سمجھ میں نہ آئے کہ اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟ پس ایسی صورت میں سجدہ سہو نہ کرنا چاہیئے۔ (مستفاد از شامی ج ۱ صہ ۴۳۶)

شبہ سے سجدۂ سہو واجب نہیں

اگر کسی شخص کو نماز میں کسی واجب کے چھوٹ جانے کا شک ہو گیا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں۔ البتہ اگر ظنِ غالب ہو تو پھر آخر نماز میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۹۲)

سجدۂ سہو میں شک ہو گیا

اگر کسی پر سجدہ سہو واجب تھا لیکن قعدۂ اخیرہ میں اس کو سجدہ سہو کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے سجدہ سہو کیا یا نہیں، تو ایسی صورت میں غلبہ ظن پر عمل کرے اور اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں سجدہ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۲۹)

مقتدی کا امام سے سجدہ سہو کرانا

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مقتدی امام سے سجدہ سہو کراتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب امام پہلا سلام پھیرتا ہے تو مقتدی تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلا جاتا ہے۔ پھر امام اور تمام لوگ اس کی اتباع میں سجدہ سہو کرتے ہیں۔ بس اگر ایسی صورت پیش آگئی تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

سجدہ سہو کیا اور سلام نہیں پھیرا

اگر کسی نے سجدہ سہو کرتے وقت داہنی طرف سلام نہیں پھیرا یا سامنے ہی سلام کہہ کر سجدہ سہو کر لیا جب بھی نماز درست ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۴۶)

سجدۂ سہو بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

اگر کسی نے بھول کر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد سجدہ سہو کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

سجدۂ سہو سورج نکلنے کے اندیشہ سے ترک کر دیا

فجر کی نماز میں کسی کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہوا لیکن وقت اس قدر تنگ ہے کہ اگر سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے گا تو نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے سورج کے نکل آنے کا قوی اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

محض شک کی وجہ سے سجدہ سہو کر لیا

اگر کسی پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوا مگر اسے خواہ مخواہ سجدہ سہو کے واجب ہونے کا شک ہو گیا۔ بس محض شک کی وجہ سے اس نے سجدہ سہو کر لیا تو فتویٰ اس قول پر ہے کہ اس کی نماز درست ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۵۶۰)

امام سجدہ سہو بھول گیا تو مقتدی پر واجب نہیں

اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہوا اور اسے سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہا تو مقتدیوں پر سجدہ سہو واجب نہیں ہو گا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

سجدہ سہو نہیں کیا اور سلام پھیر کر قہقہہ لگایا

کسی شخص کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا اس نے بھول کر آخری سلام پھیر دیا۔ پھر قہقہہ لگایا تو اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا اور اس کی نماز پوری سمجھی جائے گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

متعدد غلطیوں پر ایک مرتبہ سجدہ سہو کافی ہے | کسی سے ایک ہی نماز میں متعدد ایسی غلطیاں ہوئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو اس صورت میں صرف ایک مرتبہ سجدہ سہو کرلینا سب کی تلافی کے لئے کافی ہے۔

سجدہ سہو میں سہو ہو گیا | اگر کسی کو سجدہ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور سجدہ کی حالت میں تھوڑی دیر تک سوچتا رہا تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (مبسوط ج۱ صـ۲۲۴)

لطیفہ | ایک مرتبہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام کسائیؒ سے کہا (یہ حضرت امام محمدؒ کے خالہ زاد بھائی تھے اور علم نحو کے زبردست امام تھے اور اسی فنِ نحو کی خدمت میں لگے رہتے تھے) کہ علم فقہ اس قدر اہم علم ہے اور آپ اس کا شغل نہیں رکھتے۔ حضرت امام کسائیؒ نے جواب دیا جو شخص علم نحو کو مضبوط کرے گا تو وہ اس کو تمام علوم کی طرف رہنمائی کرے گا۔ حضرت امام محمدؒ نے فرمایا۔ اچھا میں تم سے فقہ کا ایک مسئلہ پوچھتا ہوں تم اپنے نحو کے زور سے بتاؤ۔

حضرت امام کسائیؒ نے فرمایا۔ پوچھئے۔ حضرت امام محمدؒ نے یہی مسئلہ پوچھا کہ جس شخص کو سجدہ سہو کی حالت میں سہو ہو گیا اور تھوڑی دیر تک سوچتا رہا اس کی بابت آپ کیا فرماتے ہیں؟ امام کسائیؒ نے جواب دیا کہ اس شخص پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ حضرت امام محمدؒ نے پوچھا۔ آپ نے نحو کے کس قاعدہ سے یہ مسئلہ نکالا؟ حضرت امام کسائیؒ نے فرمایا۔ میں

نے اس قاعدہ سے نکالا کہ اسمِ مصغّر کی دوبارہ تصغیر نہیں لائی جاتی ہے۔ حضرت امام محمدؒ امام کسائیؒ کی اس ذہانت سے دنگ رہ گئے۔
(مبسوط ج۱ صـ۲۱۹)

مسافر نے سجدہ سہو کرکے اقامت کی نیت کرلی | مسافر نے دو رکعت فرض کی نیت باندھی اس [illegible] سہو ہو گیا اور سجدہ سہو بھی کرلیا۔ اس کے بعد اس نے اقامت کی نیت کر [illegible] چار نماز پڑھنی ضروری ہوگی اور اخیر میں سجدہ سہو دوبارہ واجب [illegible] ہو (عالمگیری ج۱ صـ۱۰)

سجدہ سہو رکعت کے قائم مقام نہیں ہوتا | امام عشاء کی نماز میں بھول کر تین رکعت پر بیٹھ گیا۔ پھر اسے خیال آیا کہ تین ہی رکعتیں ہوئی ہیں لہٰذا التحیات کو پورا کرکے سجدہ سہو کرلیا اور پھر تین ہی رکعت پہ سلام پھیر دیا تو نماز صحیح نہ ہوگی رکعت کی تلافی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی۔ سجدہ سہو تو واجب کے ترک کرنے پر یا اس کے مقدم و مؤخر وغیرہ کرنے کے موقعہ پر ہے۔
(درمختار برحاشیہ شامی ج۱ صـ۶۹۳)

سجدۂ تلاوت تاخیر سے کیا | نماز میں جب سجدہ کی آیت پڑھے تو اسی وقت سجدۂ تلاوت کرنا چاہئے۔ اور اگر مؤخر کر دیا اور نماز کے سجدوں کے ساتھ کیا تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (شامی ج۱ صـ۴۲۲)

جلسہ استراحت سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا

دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے اُٹھتے وقت سجدہ کرکے ذرا سی دیر بیٹھ کر جو اُٹھتے ہیں جس کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (شامی ج۱ ص۴۳۸)

سجدہ سہو تراویح میں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تراویح میں سجدہ سہو نہیں ہوتا۔ یہ قول صحیح نہیں ہے بلکہ تراویح میں بھی اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدہ سہو واجب ہو تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (درمختار برحاشیہ شامی ج۱ ص۵۰۷)

سجدۂ تلاوت رکوع میں

اگر تراویح کی نماز میں سجدہ کی آیت رکوع کے ختم پر آئے یا سورہ کے ختم پر آئے تو اُس کے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ فوراً سجدہ کرے پھر اُٹھ کر آگے سے چند آیتیں پڑھ کر پھر رکوع کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لے۔ اس سے سجدۂ تلاوت ادا ہو جاتا ہے مگر فوراً رکوع ہونا چاہئے۔ یہ دوسری صورت مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے صرف امام کا سجدہ ادا ہوگا اور مقتدیوں کا سجدہ تلاوت رہ جائے گا۔ کیونکہ امام کی نیت کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی نیت بھی ضروری ہے اور اس صورت میں امام کی نیت کا حال مقتدیوں کو معلوم نہ ہو سکے گا۔

(شامی ج۱ ص۴۲۳)

سجدہ سہو میں صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح پڑھنا

اگر کسی کو صلوٰۃ التسبیح میں سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کے سجدوں میں صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر نہ پڑھے بلکہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے۔

(شامی ج۱ ص۶۴۳)

صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح رکوع میں بھول گیا اور سجدہ میں پڑھی

اگر صلوٰۃ التسبیح پڑھتے وقت رکوع میں سبحان اللہ والحمد للہ کی تسبیح پڑھنا بھول گیا اور سجدہ میں دوگنا پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی رکن میں دس مرتبہ کے بجائے پندرہ مرتبہ یہ تسبیحات پڑھیں، جب بھی سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔

رکوع یا سجدہ کے بعد قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا

اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ کھڑا نہیں ہوا یا سجدہ سے اُٹھ کر جلسہ کی حالت میں اطمینان سے نہیں بیٹھا۔ پس اگر بھول کر ایسا کیا گیا ہے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا ہے یا اس طرح کرنے کی عادت بنالی ہے تو ایسی نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ سجدۂ سہو سے تلافی نہ ہوگی۔ (شامی ج۱ ص۴۲۵)

سورۂ حج کے آخری سجدہ کا حکم

حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک سورۂ حج کا آخری سجدہ واجب ہے۔ اگر کوئی حنفی مقتدی شافعی

المذہب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو حنفی مقتدی کو بھی چاہیئے کہ اپنے امام کے اتباع میں سورۂ حج کا آخری سجدہ کرے ۔ (شامی ج ۱ صـ۷۱۷)

ایک رکعت میں آیت سجدہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سجدۂ تلاوت تاخیر سے کیا

کسی شخص نے ایک رکعت میں آیتِ سجدہ پڑھی مگر اس میں سجدہ کرنا بھول گیا، دوسری رکعت میں یا تیسری رکعت میں جب یاد آئے سجدۂ تلاوت کر لے اور پھر اخیر میں سجدۂ سہو کرے ۔ (عالمگیری باب سجدۃ التلاوت)

سجدۂ تلاوت کی کسقدر تاخیر سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

نماز میں اگر کوئی شخص آیتِ سجدہ پڑھے تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدۂ تلاوت کر لیا ہے تو پھر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔ (درمختار بر حاشیہ شامی صـ۷۲۱)

آیتِ سجدہ نماز میں دوبارہ پڑھی

کسی نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور فوراً سجدۂ تلاوت بھی کر لیا۔ سجدہ سے اُٹھنے کے بعد پھر وہی آیتِ سجدہ دہرائی تو اُسے دوبارہ سجدۂ تلاوت کرنا چاہیئے ۔ (عالمگیری باب سجود التلاوت)

رکوع میں یا سجدہ میں التحیات پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع یا سجدے میں التحیات پڑھ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ۔ (طحطاوی صـ۲۵۱)

✻

رکعت کی تعداد میں سہو

پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا۔ پھر دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا۔ پس اگر ایک رکن کی مقدار سے کم بیٹھا ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اور اگر ایک رکن کی مقدار بیٹھا رہا تو اخیر میں سجدۂ سہو واجب ہو گا۔ واضح رہے کہ ایک رکن کی مقدار فقہاء نے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر بتائی ہے ۔ (عالمگیری ج ۱ صـ۶۵)

فجر کی چار رکعت اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لی یا عصر کی نماز چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی۔ پس اگر قعدۂ اخیرہ کر کے زائد رکعتیں پڑھی ہیں تو اس کا فرض ادا ہو گیا اور دو رکعت زائد نفل ہو جائیں گی۔ البتہ اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گا۔ (شامی ج ۱ صـ۳)

ایک شبہ اور اس کا جواب

نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک اسی طرح عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ لہٰذا یہ شبہ ہوتا ہے کہ اگر فجر کی دو رکعت کے

بجائے چار رکعت پڑھ لی اور عصر کی چار رکعت کی بجائے چھ رکعت پڑھ لی اور سجدہ کر لینے کے بعد اس کا فرض صحیح ہو گیا اور زائد رکعتیں نفل ہو گئیں تو چونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے اس لئے مسئلہ مذکورہ میں کراہت کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ پس اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کے بعد نفل پڑھنا اس وقت مکروہ ہے جب کہ ایسا قصداً کرے اور اگر بھول کر یا کسی مجبوری سے پڑھ لی تو مکروہ نہیں ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۰۰)

رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا

اگر رکعت کے شمار میں سہو ہو جائے تو غالب گمان پر عمل کر کے اسی پر بنا کرے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کو بکثرت شک ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر کسی کو ایسی عادت نہیں ہے بلکہ اتفاقیہ کبھی شک ہو جائے تو وہ از سر نو نماز پڑھے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۰۷)

چار رکعت والی نماز تین رکعت پڑھائی

کسی امام نے چار رکعت والی نماز بھول کر تین رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد مقتدیوں میں تذکرہ ہوا تو اللہ اکبر کہہ کر امام چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اخیر میں سجدہ سہو کر کے نماز پوری کی۔

پس اگر امام نے کوئی بات چیت نہیں کی تھی تو اس کی نماز اور نہ بولنے والے مقتدیوں کی نماز درست ہو گئی۔ لیکن جن مقتدیوں نے بات چیت کر لی ہے ان کی نماز نہیں ہو گی۔ انہیں از سرِ نو دوبارہ نماز پڑھنی ہو گی۔

چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا!

امام اگر چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر بھولے سے پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو اختیار ہے جی چاہے تو امام کی اقتدار میں کھڑے ہو جائیں اور جی چاہے تو بیٹھے رہیں۔ لیکن مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (کبیری ص ۴۴۱)

صورتِ مذکورہ میں پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اگر یاد آجائے تو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے۔ اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو اس کو چاہیئے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملا لے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ اس کے چار فرض صحیح ہو گئے اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۴)

پانچویں یا چھٹی رکعت میں کسی نے امام کی اقتدار کی

آخری قعدہ کر کے امام بھولے سے پانچویں یا چھٹی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس حالت میں کسی نے امام کی اقتدار کی تو چونکہ یہ دونوں رکعتیں امام کی نفل ہوں گی۔ اس لئے اقتدار کرنے والے کی نماز فرض صحیح نہ ہو گی۔ (مستفاد از عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

مسافر نے دو رکعت کی نماز چار رکعت پڑھ لی

کسی مسافر نے دو رکعت یعنی قصر نماز پڑھنے

کے بجائے بھُولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں۔ پس اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر کے اُٹھا ہے تو اُس کی فرض نماز درست ہے۔ لیکن سجدہ سہو واجب ہے۔ اور آخر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی اور اگر مسافر امام ہے اور مقتدی مقیم ہے تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔ (شامی ج۱ صا۷۱۲)

یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھی پھر سلام کے بعد کسی نے شک دلایا

اگر کسی نے اپنے یقین کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا۔ سلام کے بعد ایک دو آدمیوں نے کہا کہ تم نے تین ہی رکعت پر سلام پھیرا ہے تو ایسی صورت میں وہ اپنے یقین کے مطابق عمل کرے اس کی نماز صحیح ہے۔ دوسروں کا قول معتبر نہ ہوگا۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج۱ ص۰۰۰)

دو رکعت نفل میں سہو ہوا پھر سجدہ سہو کے بعد چار رکعت کا ارادہ کر لیا

کسی نے دو رکعت نفل کی نیت کی اور اس میں اس سے سہو ہوگیا اور سجدہ سہو بھی کر لیا۔ اس کے بعد چار رکعت پڑھنے کا ارادہ کر لیا تو اس کی چاروں رکعت نفل صحیح ہو جائیں گی۔ لیکن اخیر میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ لیکن اس کے لئے بہتر یہ تھا کہ وہ علیحدہ سے دو رکعت پڑھتا اور اس پر بناء نہ کرتا۔ (عالمگیری ج ا ص۱۲۷)

وِتر کی دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہوگیا

اگر کسی کو وتر کی نماز میں شک ہوگیا کہ

دوسری رکعت ہے یا تیسری۔ پس ایسی صورت میں وہ رکعت پوری کرے اور اس میں دُعائے قنوت بھی پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو بھی کرے۔

(عالمگیری ج ا ص۱۲٦)

امام کو شک ہوگیا کہ ایک رکعت پڑھائی یا دو

کسی امام نے دو رکعت نماز پڑھائی اور دوسرے سجدہ میں سے اُٹھتے ہُوئے اُسے شک ہوگیا کہ ایک رکعت ہوئی یا دو۔ پس وہ کنکھیوں سے مقتدیوں کی طرف دیکھنے لگا کہ اگر وہ اُٹھیں تو میں بھی اُٹھوں اور اگر وہ بیٹھ جائیں تو میں بھی بیٹھ جاؤں بغرض لقمہ دیئے جانے کی صورت پیدا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس پر سجدہ سہو بھی واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۲٦)

ظہر کی چار رکعت سُنت میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنت موکدہ کی نیت باندھی اور اس اثناء میں ظہر کی نماز باجماعت شروع ہوگئی اور اس نے دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دیا تو اسے فرضوں کے بعد پوری چار رکعت پڑھنی ہوگی اور پہلے والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج۱ ص۶۳۰)

تراویح چار رکعت پڑھ لی اور دو رکعت پر قعدہ نہیں کیا

اگر امام تراویح کی نماز میں دو رکعت پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور چار رکعتیں پوری کر لیں

تو اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ لیکن تراویح کی نماز صرف دو رکعت ہوں گی۔ پہلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (شامی ج ۱ صـ ۴۴۴)

تراویح میں تین رکعت پڑھ لی اور قعدہ نہیں کیا کسی نے دو رکعت تراویح کی نیت کی اور بھول کر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھا بلکہ تیسری رکعت پر بیٹھا تو وہ نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ (عالمگیری باب النوافل)

مسافر نہیں مگر اپنے کو مسافر سمجھ کر قصر نماز پڑھی ایک شخص کہیں سفر میں گیا اور اپنے کو مسافر خیال کیا اور چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھتا رہا۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ اس کا سفر ۴۸ میل سے کم مسافت کا تھا تو اس کو سب نمازیں مع وتر کے قضاء پڑھنی ہوں گی۔

پانچ رکعتیں پڑھ لیں اگر کسی شخص نے چار رکعت پر قعدۂ اخیرہ کیا اور پھر بھول کر پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا اور رکوع و سجدہ بھی کر لیا اور اخیر میں سجدہ سہو بھی کر لیا تو اس کی چار رکعت نماز درست ہو گئی اور پانچویں رکعت لغو اور بے کار سمجھی جائے گی۔ اور اگر چوتھی رکعت پر نہیں بیٹھا اور پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو اس کا فرض نفل میں بدل جائے گا اور فرض دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

قعدہ اور التحیات میں سہو

قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف کا کچھ حصہ پڑھ لیا فرض یا واجب یا سنن مؤکدہ نماز میں قعدۂ اولیٰ میں بھول کر اگر التحیات کے بعد درود شریف پورا پڑھ لیا یا اللّٰھم صلّ علیٰ محمد تک پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (شامی جلد ۱ صـ ۴۷۵)

سجدہ سہو کرکے التحیات کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھ لی نماز میں کوئی واجب ترک ہوا جس کی وجہ سے اس نے سجدہ سہو کیا۔ سجدہ سہو کرنے کے بعد تشہد پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ پڑھ ڈالی، تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو واجب نہیں۔ سورہ فاتحہ کے بعد پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرلے اس کی نماز صحیح اور درست ہے۔ (عالمگیری ج ۱ صـ ۶۶)

التحیات کی بجائے قرأت کرلی اگر کسی نے قعدہ التحیات پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ یا کوئی اور سورہ پڑھ ڈالی تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر پہلے قرأت کی اور

اس کے بعد التحیات پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر پہلے التحیات پڑھی اس کے بعد قرأت کی تو سجدہ سہو پہلے قعدہ میں واجب ہوگا اور قعدہ اخیرہ میں واجب نہیں۔ (طحطاوی صـ۲۵۰)

التحیات کا کچھ حصہ چھوٹ گیا اگر کسی نے قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھی اور اس کا کچھ حصہ چھوٹ گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے خواہ فرض نماز ہو خواہ نفل۔

(عالمگیری ج ۱ صـ۶۶)

قعدہ اولیٰ بھول گیا اگر کوئی شخص چار رکعت والی فرض نماز یا سنت مؤکدہ نماز میں قعدۂ اولیٰ یعنی دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

(درمختار بر حاشیہ شامی ج ۱ صـ۵۰۲)

نوافل میں قعدہ اولیٰ بھول گیا سننِ غیر مؤکدہ یا نفل نمازوں میں قعدۂ اولیٰ نہیں کیا اور چار رکعتیں پڑھ لیں تو قاعدہ کے مطابق (یعنی نفل کی دو رکعت مستقل نماز ہوتی ہے) نماز فاسد ہو جائے گی۔

لیکن فقہاء نے بطورِ استحسان (خلافِ قاعدہ) ان چاروں رکعتوں کو ایک نماز کے حکم میں شمار کرتے ہوئے جائز اور صحیح بتایا ہے۔ البتہ قاعدۂ اولیٰ نہ کرنے پر سجدۂ سہو کرنا ہوگا۔

(مراقی الفلاح صـ۲۲۸)

نفل کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف بھی پڑھ دیا چار رکعت نفل کی نیت باندھی اس کے قعدہ اولیٰ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف بھی پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ چار رکعت والی نفل نمازوں میں دو رکعت پر تشہد کے بعد درود شریف پڑھ کر ہی اُٹھنا چاہیئے۔ یہی مستحب ہے۔

(درمختار ج ۱ صـ۹۵)

قعدہ اولیٰ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی قعدہ اولیٰ میں اگر کسی نے دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ صـ۶۶)

قعدہ اخیرہ میں دو دفعہ التحیات پڑھ دی اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ صـ۶۶)

قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر خاموش رہا قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ پس اگر اس کی خاموشی ایک رکن کے مقدار ہو گئی ہے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر ایک رکن سے کم خاموشی رہی تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۱ صـ۶۶)

قعدہ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا اگر کسی نے قعدہ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف

سلام پھیر دیا اس کے بعد فوراً یاد آیا۔ پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی ہے تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ پھر اپنی نماز پوری کر کے اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

(شامی ج ۱ ص ۶۹۴)

قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور قعدۂ اخیرہ میں یاد آیا

اگر کسی نے قعدہ اولیٰ بھول کر ترک کر دیا اور اسے قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے قبل یاد آیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ اسی وقت سجدہ سہو کرے۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۲۴)

امام کے پیچھے التحیات رہ گئی

اگر امام کے پیچھے کسی نے التحیات نہیں پڑھی تو اس کا اعادہ کرنا ضروری نہیں اور نہ مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۶۹۵)

قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر امام کھڑا ہو گیا پھر لقمہ ملا تو بیٹھ گیا

امام بھولے سے قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا۔ پیچھے سے کسی نے لقمہ دیا تو بیٹھ گیا، تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ اور صحیح قول کے مطابق اس کی نماز صحیح ہے لیکن امام نے بُرا کیا، کھڑے ہو جانے کے بعد اُسے لوٹنا نہ چاہیئے تھا بلکہ اُسے چاہیئے کہ سبحان اللہ کہہ دے تاکہ مقتدی بھی اُٹھ جائیں۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۶۹۷ و
مبسوط ج ۱ ص ۲۲۴)

قعدہ اولیٰ کے بغیر کس حد تک اُٹھ جانے پر سجدہ سہو واجب ہے

اگر دو رکعت پڑھ کر قعدہ اولیٰ نہیں کیا اور بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا پس اگر اس قدر کھڑا ہو گیا کہ گھٹنے زمین سے علیحدہ نہیں ہوئے یا گھٹنے زمین سے علیحدہ ہو گئے لیکن ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے بلکہ کھڑا ہونے اور بیٹھنے کی درمیانی حالت میں ہے اور اس وقت یاد آ گیا تو اُسے بیٹھ جانا چاہیئے۔ اور سجدہ سہو واجب نہیں۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا یا سیدھا کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر نہ لوٹے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

(شامی ج ۱ ص ۶۹۷)

تراویح میں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

تراویح کی نماز میں اگر امام دو رکعت پر قعدہ کرنے کے بجائے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو لوٹ آئے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

(شامی ج ۱ ص ۶۹۶)

درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں درود شریف مکمل دو مرتبہ پڑھ لیا یا نصف درود شریف یعنی اللّٰھم بارک علیٰ محمد سے لے کر حمید مجید تک دوبارہ پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(شامی ج ۱ ص ۶۹۳)

آدھا درود شریف پڑھا اگر کسی نے نصف درود شریف پڑھ کر بھولے سے دُعاء ماثورہ شروع کردی پھر خیال آیا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ دُعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے اس کے بعد دُعا پڑھے اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ صـ ۴۴۵)

التحیات پڑھ کر سوگیا کوئی شخص التحیات پڑھ کر نماز میں ہی سوگیا، کچھ دیر کے بعد ہوش آیا تو اُسے چاہیئے کہ سجدہ سہو کرلے اُس کی نماز ہو جائے گی۔

(درمختار ج ۱ صـ ۷۱)

التحیات بھول گیا اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا۔ اور درود شریف اور دُعا وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیا اور سلام پھیرتے وقت یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

(عالمگیری ج ۱ صـ ۲۶)

آخری رکعت میں التحیات کے بعد کھڑا ہو گیا پھر بیٹھ گیا کوئی شخص آخری رکعت میں یعنی قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کے کھڑا ہُوا پھر فوراً بیٹھ گیا یا کچھ پڑھ کر بیٹھا۔ دونوں صورتوں میں بیٹھ کر پہلے التحیات

پڑھے۔ پھر سجدہ سہو کرے۔ پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ صـ ۷۰۰)

قعدہ اخیرہ نہیں کیا اور کھڑا ہو گیا اگر کسی نے بھول کر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور پانچویں رکعت یا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور پانچویں یا تیسری رکعت کا سجدہ کرلیا۔ جب یاد آیا تو اس کا یہ فرض نفل کی شکل میں بدل جائے گا۔ لہٰذا اسے چاہیئے کہ ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعت پُوری کرے اور اخیر میں سجدہ سہو نہ کرے۔

یہ چھ رکعتیں نفل ہوں گی، فرض از سرِ نو پڑھنا ہو گا۔ اور اگر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہُوا۔ پھر قعدۂ اخیرہ کے لئے لوٹ آیا تو اس صورت میں اس کا فرض درست ہے اور سجدہ سہو واجب ہو گا۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ صـ ۴۹۸)

(وعالمگیری ج ۱ صـ ۲۶)

التحیات اور درود کے بعد سجدہ سہو یاد آیا کسی کے ذمہ سجدہ سہو واجب تھا اسے التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہا۔ یہاں تک کہ درود شریف پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اسی وقت سجدہ سہو کرلے۔ پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

(عالمگیری ج ۱ صـ ۲۶)

مغرب کی نماز میں قعدہ اخیرہ نہیں کیا

اگر کوئی شخص مغرب کی نماز میں قعدۂ اخیرہ چھوڑ کر بھولے سے چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو چوتھی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے اگر یاد آجائے تو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرلے، اس کی نماز درست ہے۔ اور اگر چوتھی رکعت کا سجدہ کر لینے کے بعد یاد آیا تو اس کی چاروں رکعتیں نفل ہوں گی۔ اس صورت میں سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود اور دُعا کے بعد کچھ دیر سوچتا رہا

کسی نے قعدہ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دُعا پڑھ لینے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (شامی ص ۵۰۰)

قعدہ اخیرہ میں السلام علیکم کہہ کر مقتدی نے لُقمہ دیا

امام نے چوتھی رکعت پر قعدہ کیا اور بھول کر التحیات کے بعد کھڑا ہو گیا۔ پیچھے سے ایک مقتدی نے السلام علیکم کہہ کر لقمہ دیا تو اس کی نماز درست ہے۔ اگرچہ ایسے موقع پر زید کو سبحان اللہ کہنا چاہیئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

وِتر کی نماز میں بھی قعدۂ اولیٰ واجب ہے

وتر کی نماز تین رکعات مثل مغرب کے ہے اس

میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے لہٰذا اگر وتر کی نماز میں قعدۂ اولیٰ ترک کر دیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص ۶۲۳)

امام کے پیچھے مقتدی کی التحیات کا کچھ حصّہ رہ گیا!

اگر امام نے سلام پھیر دیا اور مقتدی کی التحیات ابھی تک ختم نہیں ہوئی تو مقتدی کو چاہیئے کہ التحیات پوری کر کے سلام پھیرے۔ اور اگر درود و دُعا ماثورہ رہ گئی ہو تو اس کے رہ جانے سے کوئی حرج نہیں، امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے۔

اور اگر امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو جس کی التحیات رہ گئی ہے اس کا بھی التحیات پوری کر کے کھڑا ہونا بہتر ہے، اور اگر التحیات پوری کئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہو گیا جب بھی نماز ہو جائے گی۔

(شامی ج ۱ ص ۶۲۳)

تکبیرات میں سہو

تکبیر کہنا بھول گیا ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت یا سجدے سے اُٹھتے وقت جو تکبیر (اللہ اکبر) کہی جاتی ہے، ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کہنا بھول گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ البتہ اگر عیدین کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ مگر چونکہ عیدین کی نماز میں مجمع زیادہ ہوتا ہے اس لئے راجح قول یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

تکبیر تحریمہ دوبارہ کہی کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی اور قرأت بھی کرلی۔ اس کے بعد تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا لہٰذا اس نے دوبارہ تکبیر کہی اور قرأت کا بھی اعادہ کیا، پھر خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ شروع میں کہی تھی تو اس کے اوپر اخیر میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (مبسوط للسرخسی ج ۱ ص ۲۳۲)

امام بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے اُٹھنا چاہیئے اگر امام بھول کر پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا پیچھے سے مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے۔ (کبیری ص ۳۱۲)

تنبیہ اکثر و بیشتر اماموں کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز پڑھاتے وقت تکبیراتِ انتقالیہ حرکتِ انتقالیہ کے ساتھ ساتھ نہیں کہتے بلکہ کبھی تو منتقل ہونے کے بعد تکبیرات کہتے ہیں اور کبھی دوسرے رکن تک پہنچنے سے پہلے ہی تکبیر ختم کردیتے ہیں، مثلاً قیام کی حالت سے منتقل ہو کر رکوع میں جاتے ہیں۔ تو بعض جھکنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اور بعض اس قدر چھوٹا اللہ اکبر کہتے ہیں کہ رکوع میں پورے طور پر پہنچنے سے پہلے ہی اللہ اکبر کی آواز ختم ہوجاتی ہے۔ اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت اور سجدے سے دوسری رکعت کے لئے اُٹھتے وقت بھی کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ ان دونوں صورتوں میں تکبیر کی سنتِ کامل ادا نہیں ہوتی۔ کامل سنت اس وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ تکبیر شروع کرلے اور جونہی دوسرے رکن میں پہنچے تکبیر کی آواز بند ہو جائے۔ بعض امام اللہ اکبر کو اس قدر الاپتے ہیں کہ دوسرے رکن میں پہنچ جانے کے بعد بھی کچھ دیر تک ان کی تکبیر کی آواز آتی رہتی ہے، اس درجہ الاپنا مکروہ ہے۔ (کبیری ص ۳۱۳)

عید کی دوسری رکعت میں زائد تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا امام نے عید کی نماز میں دوسری رکعت میں بھول کر زائد تکبیریں چھوڑ دیں اور رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آتے ہی رکوع سے اُٹھ کر تکبیرات کہیں اور اس کے بعد پھر رکوع اور سجدہ کیا تو ایسی صورت میں صحیح یہ ہے کہ نماز درست ہوگئی۔ اور اس پر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ عید کی نماز میں بہت بھیڑ ہوتی ہے،

اس لئے سہو ہونے سے بھی سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص۵۰۲)

وتر کی تیسری رکعت میں تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا

وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں تکبیر کہنے کے بجائے رکوع میں چلا گیا۔ پھر یاد آیا تو لوٹ آیا۔ اور تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھی تو بعد میں دوبارہ رکوع نہ کرے اور نماز پوری کرے اور اگر دعاءِ قنوت کے لئے نہیں لوٹا جب بھی نماز درست ہے اور دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص۶۲۴)

عیدین کی زائد تکبیروں میں ایک تکبیر رہ گئی

عیدین کی زائد تکبیریں واجب ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک تکبیر چھوٹ گئی تو سجدہ سہو واجب ہے۔ لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ عیدین کی نماز میں سجدہ سہو نہ کرے۔ کیونکہ مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔ (درمختار ص۹۵)

عیدین کی تکبیروں میں ایک دو تکبیر زیادہ کہہ ڈالی

امام نے عیدین کی زائد تکبیروں میں بھول کر ایک دو تکبیر زائد کہہ ڈالی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص۵۰۰)

اللّٰہ اکبار یا اللّٰہ آکبر کہنا

بعض امام تکبیر کہنے میں بڑی بے احتیاطی کرتے ہیں اور اللّٰہ اکبر کہنے کے بجائے "اللّٰہ اکبار" کہتے ہیں یعنی باء اور راء کے درمیان الف بڑھا دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض امام لفظِ اللّٰہ کے شروع میں مد کرتے ہیں اور آللّٰہ اکبر کہتے ہیں۔ یہ دونوں بالکل غلط ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں اس طرح کہہ دیا تو نماز کا شروع کرنا ہی صحیح نہ ہوگا۔

(صغیری مجتبائی ص۱۴۲)

تکبیرِ تحریمہ میں اللّٰہ اکبر امام سے پہلے کہہ دیا

بعض دفعہ مقتدی بھی ایسی غلطی کر بیٹھتے ہیں جس سے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مثلاً امام کے تکبیرِ تحریمہ یعنی اللّٰہ اکبر کہنے سے پہلے مقتدی اللّٰہ اکبر کہہ دیتے ہیں یا امام کے لفظ اللّٰہ ختم ہونے سے پہلے ہی لفظ اللّٰہ کہہ دیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں نماز کا شروع کرنا صحیح نہیں ہوتا۔ ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ پھر سے اللّٰہ اکبر کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھیں۔ (صغیری مجتبائی ص۱۴۳)

اللّٰہ اکبر سیدھے کھڑے ہو کر کہنا

اکثر مقتدیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اگر امام رکوع میں چلا گیا تو اس کے ساتھ رکوع میں شریک ہونے کے لئے سیدھے کھڑے ہوئے بغیر اللّٰہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے ہیں، اس طور پر کہ ان کی اللّٰہ اکبر کی آواز رکوع میں پہنچ کر ختم ہوتی ہے۔ اس طرح نماز میں شریک ہونا درست نہیں۔ ان کی نماز نہیں ہوتی۔

تکبیرِ تحریمہ سے فارغ ہونے تک کھڑا ہونا فرض ہے یعنی سیدھے

کھڑے ہو کر اللہ اکبر کی آواز ختم ہو جائے۔ اس کے بعد رکوع کے لئے جھکنا چاہیئے۔

(صغیری مجتبائی صـ۱۴۳)

مریض کے لئے تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا

ایسا مریض جو پوری نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا۔ لیکن تکبیر تحریمہ کے وقت کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ باندھے۔ پھر بیٹھ کر اپنی نماز پوری کرے۔ بغیر شدید تکلیف اور ناقابلِ برداشت مشقت کے قیام کا ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

(صغیری صـ۱۴۳)

اذکار و تسبیحات میں سہو

اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء چھوڑ دی

اگر کسی نے نماز میں اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا ثناء بھول کر چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ج۱ صـ۶۵)

صلوٰۃ التسبیح میں قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی

صلوٰۃ التسبیح میں قرأت کے بعد بھول کر اگر رکوع میں چلا گیا اور قیام کی تسبیح رکوع میں پوری کی تو اس کی نماز صحیح ہے۔ اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(مستفاد از عالمگیری ج۱ صـ۶۵)

رکوع یا سجدہ میں بسم اللہ پڑھ دی

اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ میں تسبیح پڑھنے کے بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لے تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (ہدایہ ج۱ صـ۱۴۰)

نماز میں اللہ اللہ یا اِلّا اللہ کہہ دیا

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی عارض کی وجہ سے اللہ اللہ کہہ دیا یا اِلّا اللہ کی ضرب لگا دی تو صحیح قول کے مطابق اس کی نماز درست ہے۔ اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (مستفاد از عالمگیری ج۱ صـ۶۵)

اعوذُ باللہ یا بسم اللہ یا آمین بلند آواز سے کہہ دی اگر کسی نے بلند آواز سے اعوذ باللہ یا بسم اللہ یا آمین کہہ دی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

آمین غلط طریقہ سے کہی اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کی جگہ اٰمِن یا آمین یا اٰمِّن کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامی)

نمازی نے کسی دوسرے کے ولا الضالین پر "آمین" کہہ دی! کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورہ فاتحہ سُنی اور اس کے ولا الضالین کہنے پر نمازی نے آمین کہہ دی تو علماء متاخرین کے نزدیک اس آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

نمازی نے کسی کی دُعا پر آمین کہہ دی کسی شخص نے نماز سے باہر کوئی دُعا مانگی اس پر کسی نے نماز کی حالت میں آمین کہہ دی، تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

چھینکنے والے نے جواب الجواب میں آمین کہہ دی دو آدمی نماز پڑھ رہے تھے ان میں سے ایک کو چھینک آئی۔ اس پر تیسرے شخص نے جو نماز سے باہر

تھا یرحمک اللہ کہا۔ اس پر ان دونوں نمازیوں نے نماز پڑھتے میں آمین کہہ دی تو چھینکنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی اور دوسرے نمازی کی درست رہی۔

چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہہ دیا اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں کسی دوسرے شخص کی چھینک کے جواب میں یرحمک[1] اللہ کہہ دیا تو جواب دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر خود چھینکنے والے نے اپنے آپ کو یرحمک اللہ کہا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

خوشی کی خبر پر الحمدللہ کہہ دیا کسی نے خوشی کی خبر سنائی تو نماز کی حالت میں اس کا جواب الحمدللہ[2] کے ساتھ دے دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

بُری خبر سُن کر اناللہ پڑھی کسی نے کوئی بُری خبر سنائی، اس پر کسی نے بحالتِ نماز اِنّا للہ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون[3] پڑھ دی۔ پس اگر اس خبر سے اس کا مقصد جواب تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

بطور جواب قرآن کا کوئی ٹکڑا پڑھا کسی شخص نے نمازی سے بحالتِ نماز دریافت کیا کہ تمہارے

---

[1] اللہ تم پر رحم کرے ۱۲ [2] ساری خوبیاں اللہ کے لئے ہیں ۱۲

[3] ہم اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ ۱۲

پاس کیا مال ہے؟ اس نے جواب میں اَلْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِیْرُ[1] پڑھ دیا۔

۲۔ ایک شخص سے جس کا نام یحییٰ تھا کسی نے بحالتِ نماز یہ کہا یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ[2]۔

۳۔ کسی شخص سے جس کا نام موسیٰ تھا بحالتِ نماز مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی[3]

پس ان تینوں صورتوں میں کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ حالانکہ یہ الفاظ قرآن پاک کے ہیں۔

دستک دینے والے کو سبحان اللہ کہہ کر جواب دیا

کوئی شخص کمرے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص نے باہر سے دستک دی اور اندر آنے کی اجازت مانگی تو نمازی نے اندر سے سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر یہ بتلا دیا کہ نماز پڑھ رہا ہوں۔ تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ ایسے ہی اگر اپنے امام کو کوئی بات یاد دلانے کے لئے مقتدی نے سبحان اللہ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

کسی کام کا حکم دینے کے لئے سبحان اللہ کہا

اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو کام کا حکم دینے کی غرض سے یا کسی کام سے روکنے کی غرض سے سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر کسی نے صرف قرأت میں آواز کو اونچا کر دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

[1] گھوڑے اور خچر اور گدھے ۱۲

[2] اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے تھام لو۔ ۱۲

[3] اے موسیٰ! تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ ۱۲

حسب ذیل کلمات کہہ دیئے

کسی نے نماز کی حالت میں لفظ اللہ سُن کر جَلَّ جلالُہٗ کہہ دیا، یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور اسم گرامی سُن کر درود شریف پڑھ دیا، یا اپنے امام کی قرأت سُن کر صَدَقَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ کہہ دیا، یا مؤذن کی اذان کا جواب دے دیا، یا شیطان کا نام سُن کر لَعَنَہُ اللہُ یا لَعْنَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کہہ دیا۔ پس اگر جواب کے ارادے سے کہا ہے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر اللہ کا ذکر یا اس کی تعظیم یا اس کے دشمن کی توہین کی غرض سے کہا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی نے دنیوی وسوسہ کی وجہ سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی وسوسہ کی وجہ سے پڑھا ہے تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی۔

ربنا لک الحمد کو ربنا لک الحامد کہا

اگر مکبر و تکبیر کہنے والے نے امام کے پیچھے سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنے پر رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کی جگہ ربنا لک الحامد کہہ دیا۔ یعنی دال کے بعد اور حاء کے بعد الف بڑھا دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ حرکتوں کی ایسی کھینچا تانی جس کی وجہ سے ایک کے دو حرف بن جائیں یہ لحن مضر اور مفسدِ صلوٰۃ ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۴۲)

رکوع میں سبحان ربی العزیم پڑھ دیا

اگر کسی شخص نے رکوع کی تسبیح سبحان ربی العظیم ظاء سے پڑھنے کے بجائے زاء سے پڑھ دیا یعنی سُبحان ربیّ العزیم پڑھ دیا تو

نماز فاسد ہو جائے گی۔

اس مسئلہ سے عموماً لوگ ناواقف ہیں۔ رکوع کی تسبیح اس شخص کے لئے پڑھنا سنت ہے جو العظیم کی ظاء کو خوب ظاہر کر کے پڑھ سکتا ہو۔ اور جس شخص سے ظاء ادا نہ ہوتی ہو تو اسے العظیم کی جگہ الکریم کہنا چاہیئے یعنی سبحان ربی الکریم کہنا چاہیئے۔ (شامی)

مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام اُٹھ گیا

اگر مقتدی نے رکوع کی تسبیح یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی کہ امام اُٹھ گیا۔ تو چونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری واجب ہے اس لئے امام کے ساتھ مقتدی کو بھی سر اٹھا لینا چاہیئے۔ تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ (شامی)

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَل حَمِدَہٗ کہہ دیا

اگر کسی نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی جگہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَلْ حَمِدَہٗ کہہ دیا تو بعض علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس لئے صحیح تلفظ کا خیال رکھنا چاہیئے۔

امام کے لئے ۵، ۵ مرتبہ تسبیحات کہنا بہتر ہے

امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیح پانچ پانچ مرتبہ کہے تاکہ مقتدیوں کو بخوبی تین تین مرتبہ پڑھنے کا موقع مل جائے۔ (شامی) اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے بھی پانچ پانچ مرتبہ پڑھنا افضل ہے (صغیری)

دُعائے قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟

اگر امام دعا قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کو چاہیئے کہ اگر وہ دعائے قنوت پڑھ کر امام کے رکوع میں شریک ہو سکتا ہے تو پڑھ کر اُسے رکوع میں جانا چاہیئے۔ اور اگر یہ اندیشہ ہے کہ دعاء قنوت پڑھ کر رکوع میں شریک نہیں ہو سکتا تو مقتدی بھی دُعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے۔

اگر رکوع کر کے دُعا قنوت یاد آئی اور اس نے کھڑے ہو کر دعاءِ قنوت پڑھی تو اس کو اب دوبارہ رکوع کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر وہ دوبارہ رکوع میں گیا اور کوئی شخص آکر اس رکوع میں شریک ہوا تو اس رکعت کا پانے والا نہیں سمجھا جائے گا اور مذکورہ بالا ہر صورت میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔

دُعائے قنوت سُورۃ فاتحہ کے بعد پڑھی اور سُورت ملانا بھول گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر دعائے قنوت پڑھ گیا اور سورہ ملانا بھول گیا۔ پھر رکوع میں پہنچ کر اس کو یاد آیا تو اب اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوبارہ اُٹھ کر سورت پڑھے۔ پھر اس کے بعد دعا قنوت پڑھے پھر دوبارہ رکوع بھی کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے (شامی)

مقتدی کی قنوت پوری نہ ہوئی اور امام رکوع میں چلا گیا

اگر امام دعا قنوت پڑھ

کر رکوع میں چلا گیا اور مقتدی نے ابھی تک دعائے قنوت ختم نہیں کی تو مقتدی کے لئے ضروری ہے کہ دعاء قنوت چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔ (طحطاوی صـ۱۶۶)

دُعائے قنوت پہلی یا دُوسری رکعت میں پڑھی

اگر کسی نے وتر کی نماز میں بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دُعاء قنوت پڑھ لی تو اب اس کو تیسری رکعت میں دُعاء قنوت پڑھنی چاہئیے۔ البتہ اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی کو شک ہو گیا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو اُسے چاہئیے کہ اس رکعت میں دُعا قنوت پڑھے اور التحیات کے لئے بیٹھے، پھر اس کے بعد جو رکعت پڑھے اس میں دوبارہ دعا قنوت پڑھے۔ (طحطاوی صـ۱۶۶)

رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار سے کم ٹھہرا

رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر برقرار ہو جائے اور ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا سکے واجب ہے۔ اگر بھول کر اسے ترک کر دیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر قصداً ایسا کیا تو دوبارہ نماز پڑھنی ضروری ہے۔ (طحطاوی صـ۱۶۶)

دُعاءِ قنوت کے لئے اللہ اکبر کہنا چھوڑ دیا

وتر کی نماز میں جس طرح دُعا قنوت چھوڑ دینے پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اسی طرح اگر دُعا قنوت کیلئے اللہ اکبر کہنا چھوڑ دیا جب بھی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (طحطاوی صـ۲۵)

دُعائیں بلند آواز سے پڑھ دیں

اگر کسی نے نماز میں اذکار تسبیح، دُعائیں التحیات اور درود وغیرہ کو بلند آواز سے پڑھ دیا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (شامی ج۱ صـ۵۲۱)

مسبُوق اور لاحق پر سجدہ سہو

مسبوق سہو کا سلام امام کے ساتھ نہ پھیرے

جس شخص کی نماز ایک دو رکعت امام کے ساتھ رہ گئی ہو اس کو مسبوق کہتے ہیں، ایسا شخص امام کے ساتھ سہو کے سلام میں امام کی اقتدار نہ کرے یعنی امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے۔ بلکہ صرف سجدہ سہو میں امام کی اقتدار کرے۔ (ردمختار بر حاشیہ شامی ج۱ صـ۵۶۰)

مسبوق نے امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر یاد آ گیا

کسی مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا۔ پھر کسی کے یاد دلانے پر کھڑا ہو گیا۔ پس اگر کسی کے کہنے سے یا گھنٹی مارنے سے فوراً کھڑا ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی اور اگر کچھ دیر ٹھہر کر یا خود یاد کر کے کھڑا ہوا تو اس کی نماز صحیح ہے۔ البتہ اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (شامی ج۱ صـ۵۳۳)

مسبُوق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں سہو ہو گیا

مسبوق نے اگر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھتے وقت بھول کر کوئی واجب ترک کر دیا تو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (شامی ج۱ صـ۵۵۵)

مسبوق نے مغرب میں چھوٹی ہوئی دو رکعتوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا

کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں چھوٹ گئیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعت اس طرح پوری کیں کہ درمیان میں قعدہ اولیٰ نہیں کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

(شامی ج۱ صـ۶۹۵)

مسبوق نے امام کے سجدہ سہو کرنے کے بعد اقتداء کی

کسی امام پر سجدہ سہو واجب تھا اس نے سجدہ سہو کیا۔ اس کے بعد التحیات پڑھنے کی حالت میں کسی مسبوق نے اقتداء کی تو یہ اقتداء درست اور صحیح ہے۔ بعد میں اس کے ذمہ سجدہ سہو نہیں۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج۱ صـ۵۲۶)

مسبوق امام کے سجدہ سہو کرنے کے بعد شریک ہوا

اگر کوئی مسبوق امام کے سہو کرنے کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا تو وہ بھی امام کے اتباع میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا۔

(عالمگیری ج۱ صـ۶۷)

مسبوق سجدہ سہو کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا

امام پر سجدہ سہو واجب تھا اس لئے سجدہ سہو کیا۔ جب دوسرے سجدہ میں تھا تو کسی نے آکر اس

کی اقتداء کی یعنی دوسرے سجدے میں امام کے ساتھ شریک ہوا تو پہلے سجدہ کی قضاء اس کے ذمہ نہیں ہے۔

(عالمگیری ج۱ صـ۶۶)

مسبوق سجدہ سہو کے سلام کو آخری سلام سمجھ کر کھڑا ہو گیا

اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا تو اس سے سجدہ سہو ساقط نہ ہو گا۔ اس کو اخیر میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہو گا۔

(عالمگیری ج۱ صـ۶۶)

امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدہ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

کسی امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور اس یاد نہ رہا۔ اس نے آخری سلام دونوں طرف پھیر دیا اور مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سجدہ سہو واجب تھا۔ لہٰذا امام فوراً سجدۂ سہو میں چلا گیا تو اس مسبوق کو چاہیئے کہ اگر اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے تو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جائے۔ پھر جس وقت امام آخری سلام پھیرے تو اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کرے۔

واضح رہے کہ اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قرأت اور رکوع کیا ہے وہ کالعدم تصور کیا جائے گا۔ اور اگر لوٹ کر امام کے ساتھ

سجدہ سہو نہیں کیا جب بھی اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر وہ مسبوق اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر نہ لوٹے۔ ایسی صورت میں اگر لوٹے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(عالمگیری ج ۱ صہ ٦٦)

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اپنی باقی ماندہ رکعت میں سہو ہو گیا!

اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اُٹھ کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھنے لگا۔ پھر اس سے کوئی سہو ہو گیا تو ایک ہی مرتبہ اخیر میں سجدہ سہو کر لینا کافی ہے۔ البتہ وہ مسبوق سلام کا انتظار کئے بغیر اُٹھ جانے پر گنہگار ہوگا۔

(عالمگیری ج ۱ صہ ٦٦)

مسبوق نے امام سے پہلے یا ساتھ سلام پھیر دیا

اگر کسی مسبوق نے امام سے پہلے یا امام کے ساتھ ساتھ (بلا کسی تاخیر کے) سلام پھیر دیا۔ تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں لیکن چونکہ اکثر امام کے بعد ہی مقتدی سلام پھیرتا ہے۔ اس لئے اکثر کا لحاظ کرتے ہوئے اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

(شامی ج ۱ صہ ٧٦٠)

مسافر امام کے پیچھے مقیم مثل مسبوق کے ہوتا ہے

کسی مقیم نے مسافر امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز پڑھی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب یہ اپنی دو رکعت نماز

پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگا۔

پس اس میں اگر کوئی سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا۔ سجدہ سہو کے بارے میں اس کا حکم مسبوق کی طرح ہوتا ہے۔ پس اگر ایک رکعت ملی ہے تو اپنی تین رکعتیں پڑھتے وقت پہلی دو رکعت بلا قرأت ادا کر لے اور اخیر رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔

(شامی ج ۱ صہ ٥٥٥، عالمگیری ج ۱ صہ ٦٦)

امام سے سہو ہوا پھر حدث بھی ہوا اور مسبوق خلیفہ بنا!

کسی امام سے نماز میں سہو ہوا اس کے بعد اسے حدث بھی لاحق ہو گیا تو اس نے صف میں سے ایک مسبوق کو اپنی جگہ کر دیا تو وہ مسبوق سلام تک نماز پوری کر دے لیکن سلام نہ پھیرے۔ جس وقت سلام پھیرنا ہو کسی مُدرک کو آگے کر دے اور وہ مدرک آکر سجدہ سہو کرے اور پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے مسبوق بھی اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا۔

(عالم گیری ج ۱ صہ ٦٦)

مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا، پھر خود سے سہو ہو گیا تو دوبارہ سجدہ کرے

اگر امام کے ساتھ مسبوق نے سجدہ سہو کیا پھر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کے لئے اُٹھا اور اس میں مسبوق سے کوئی سہو ہو گیا تو اسے اخیر نماز میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (مبسوط للسرخسی ج ۱ صہ ٢٢٩)

لاحق امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے

لاحق اس شخص کو کہتے ہیں جو امام کے ساتھ شروع سے شریک رہا۔ مگر نماز کے درمیان میں حدث وغیرہ پیش آنے کی وجہ سے وضو کرنے چلا گیا جس سے درمیان میں ایک دو رکعت چھُوٹ گئی ہو۔ یعنی امام کے ساتھ اول و آخر میں شریک رہا اور درمیان میں کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں۔ پس ایسے شخص کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے اور امام جب تک سلام اور سجدہ میں مشغول رہے اس وقت تک وہ چُپ چاپ قعدہ کی حالت میں بیٹھا رہے اور جب اپنی چھُوٹی نماز ادا کرلے تو اخیر نماز میں سجدہ سہو کرے۔ اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو کر لیا تو اخیر نماز میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۵۶)

مسبوق نے بھُول کر سلام پھیر دیا اور دُعا بھی کرلی پھر یاد آیا!

مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر عربی زبان میں دُعا بھی مانگ چکا۔ پھر اُسے یاد آیا۔ پس اگر بات چیت نہیں کی تو اُٹھ جائے اور اپنی چھُوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرلے۔ اس کی نماز درست ہو جائے گی۔

(شامی ج ۱ ص ۵۵۶)

مسبوق نے زائد رکعت میں امام کی اقتدار کی

ایک شخص مغرب کی نماز میں قعدۂ

اخیرہ میں شریک ہُوا اور اس کو یہ علم بھی ہے کہ یہ قعدۂ اخیرہ ہے، مگر امام کو سہو ہوگیا کہ شاید یہ قعدۂ اولیٰ ہے۔ اس خیال سے امام اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوگیا تو وہ مسبوق جو امام کی زائد رکعت میں شریک رہا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح وہ شخص جو زائد رکعت میں آکر شامل ہوگا اس کا فرض بھی ادا نہ ہوگا۔ خواہ امام نے اخیر میں سجدہ سہو کر لیا ہو۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۵۰)

مسبوق جہری نماز میں زور سے قرأت کرے یا آہستہ سے

جہری نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی چھُوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے اُٹھے تو اُسے اختیار ہے جی چاہے تو زور سے قرأت کرے اور جی چاہے تو آہستہ سے کرے۔ مسبوق اپنی باقی ماندہ رکعت میں منفرد کی حیثیت رکھتا ہے۔ البتہ زور سے پڑھنے کی صُورت میں جہر کے ادنیٰ درجہ پر عمل کرے۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۹۸)

امام کی نماز نہیں ہوئی تو مسبوق کی بھی نہیں

مسبوق فجر کی نماز میں امام کے ساتھ التحیات میں شریک ہُوا۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اُٹھ کر اپنی نماز پوری کی۔ پھر معلوم ہُوا کہ کسی وجہ سے امام کی نماز نہیں ہُوئی، تو اس صورت میں مسبوق کی نماز بھی نہیں ہوئی تو اسے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۵۵۳)

امام کی نماز میں نقصان ہُوا تو مسبوق کی نماز درست ہے

اگر امام پر سجدۂ سہو واجب ہُوا اور اس نے سجدہ سہو نہیں کیا۔ نماز ختم ہونے کے بعد نماز کا اعادہ کیا تو مسبوق اپنی نیت نہ توڑے بلکہ اپنی نماز پُوری کرے۔ کیونکہ نماز ناقص ہونے کی وجہ سے جو اعادہ کیا جاتا ہے وہ صرف تکمیلِ ثواب کے لئے ہوتا ہے۔ وہ نماز نفل ہوتی ہے۔ اس لئے بعد میں آنے والے بھی اس میں فرض کی نیت سے شریک نہیں ہو سکتے۔

مسبوق قعدہ اخیرہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھے

امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں مسبوق کو چاہیئے کہ صرف التحیات پڑھے اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک ختم ہو اور اگر پہلے ہی پڑھ لیا تو اسے اختیار ہے جی چاہے چُپ چاپ بیٹھا رہے اور چاہے تو کلمہ تشہد یعنی اشھدان لا الٰہ الا اللہ واشھدان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ پڑھے۔ اور چاہے تو پوری التحیات دوبارہ پڑھے۔

(کبیری ج ۱ ص ۴۳۱)

مسبوق نے امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں درود اور دُعا بھی پڑھ لی!

اگر مسبوق نے امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعاء ماثورہ بھی پڑھ لی تو اس پر بعد میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

امام کے السلام کہہ دینے کے بعد مسبوق شریک ہُوا

اگر کوئی شخص امام کے پہلے سلام پھیرتے وقت شریک ہُوا یعنی امام کے لفظ السلام کہنے کے بعد اور لفظ "علیکم ورحمۃ اللہ" کہنے سے پہلے شریک ہُوا تو اس کی شرکت اور اقتداء صحیح نہ ہوگی۔ سلام کی پہلی میم پہ نماز ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس صورت میں وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۲۶)

سلام سے پہلے شریک ہُوا تو تشہد پڑھ کر اُٹھے

امام داہنی طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ مسبوق آکر امام کی نماز میں شامل ہو گیا، تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ تشہد پُورا کر کے اُٹھے۔

(شامی ج ۱ ص ۴۶۳)

مسبوق اپنی بقیہ نماز امام کے پیچھے کیسے پڑھے؟

امام کے پیچھے آخری رکعت میں اگر مسبوق شریک ہُوا۔ یعنی امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی تو اگر وہ چار رکعت والی نماز ہے تو اپنی باقی ماندہ رکعتیں اس طرح پڑھے گا کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے گا۔ پھر رکوع، سجدہ کر کے قعدہ کرے پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے اور تیسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۵۸)

مسافر امام کے پیچھے مقیم کو ایک رکعت ملی

امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم ہے اور امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہُوا تو اپنی باقی ماندہ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ پہلے دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور تیسری رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔

(شامی ج ۱ ص ۵۵۶)

مسافر امام کے پیچھے مقیم التحیات میں شریک ہُوا

اگر مسافر امام کے پیچھے کوئی مقیم مسبوق التحیات میں شامل ہُوا تو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ پہلے دو رکعت بلا قرأت ادا کرے اور پھر دو رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔

(شامی ج ۱ ص ۵۵۶)

مسافر امام کے پیچھے مقیم شروع سے شریک رہا

مسافر امام کے پیچھے مقتدی مقیم پہلی رکعت میں شریک ہُوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں بلا قرأت کے ادا کرے۔

(شامی ج ۱ ص ۵۵۶)

مسبوق ثنا کب پڑھے

مسبوق کے لئے حکم یہ ہے کہ جس وقت اپنی باقی ماندہ رکعت پڑھنے کے لئے اُٹھے اس وقت ثنا پڑھے اور جس وقت امام کے ساتھ شریک ہُوا اس وقت اگر امام قرأت بلند آواز سے کرتا ہو تو نہ پڑھے اور قرأت آہستہ کرتا ہو تو اس وقت پڑھ سکتا ہے۔ پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوگا

تو اس وقت دوبارہ پڑھے گا اور اگر مسبوق امام کے ساتھ رکوع یا سجدہ میں شریک ہو تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہی ثناء پڑھ لینی چاہیئے۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۵۶)

مسبوق رکوع میں ملے تو تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر ملنا چاہیئے!

امام رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہے اور کوئی شخص اگر امام کے ساتھ شریک ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔ اس کے بعد رکوع یا سجدہ میں جانا چاہیئے اور اگر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھے بغیر رکوع یا سجدہ میں چلا گیا جب بھی نماز درست ہے۔

(البحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۰)

رکوع میں شامل ہوتے وقت تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع کی تکبیر بھی کہے!

اگر امام رکوع میں ہے اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے اور اگر صرف تکبیر تحریمہ کہی اور دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا اور امام کے ساتھ شریک ہوگیا تو وہ رکعت اس کو مل گئی اور نماز بھی صحیح ہوگئی۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۴۳)

مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیرے یا دُرود و دُعا پُوری کرے!

اگر امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں مقتدی درود شریف اور دُعا ماثورہ پوری نہیں پڑھ سکا اور امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی کو بھی امام کے ساتھ فوراً سلام پھیر دینا چاہیئے۔ البتہ اگر التحیات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو اس کو پورا کر کے سلام پھیرے۔

(شامی ج۱ صہ ۴۳۹)

قعدہ اولیٰ میں مقتدی اپنا تشہد پُورا کر کے اُٹھے

قعدہ اولیٰ میں اگر امام التحیات پڑھ کر اُٹھ گیا اور مقتدی اپنی التحیات سے فارغ نہیں ہُوا تو مقتدی کو اپنی التحیات پُوری کر کے اُٹھنا چاہیئے۔

(شامی ج۱ صہ ۴۳۹)

وتر کے قنوت میں مقتدی اپنی دُعائے قنوت پُوری کئے بغیر رکوع میں چلا جائے

رمضان شریف میں وتر کی نماز باجماعت ہوتی ہے۔ اگر تیسری رکعت میں دُعا قنوت پڑھ کر امام رکوع میں چلا گیا اور مقتدی ابھی دعاءِ قنوت نہیں پڑھ سکا تو اسے امام کے ساتھ اپنی دعاءِ قنوت پُوری کئے بغیر رکوع میں چلا جانا چاہیئے۔ جس قدر بھی دُعائے قنوت پڑھ لی کافی ہے۔ واجب ادا ہو گیا۔

(شامی ج۱ صہ ۴۳۹)

امام نے سورہ والنّاس پڑھی ہو تو مسبوق کون سی سُورہ پڑھے؟

ایک شخص مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہُوا اور امام نے دوسری رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھی، تو اس صُورت میں مسبوق کو اپنی باقی ماندہ رکعت میں اختیار ہے کہ پورے قرآن میں سے جو سُورت چاہے اور جہاں سے چاہے پڑھے۔ کیونکہ قرآت کے سلسلہ میں باقی ماندہ نماز ابتدا کے حکم میں ہوتی ہے۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج۱ صہ ۵۵۵)

لاحق اپنی نماز کس طرح پُوری کرے؟

ایک شخص نے چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت پڑھی تھی کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا وہ فوراً وضو کرنے کے لئے گیا، وضو کر کے آیا تو امام قعدۂ اخیرہ میں یا تیسری رکعت میں ملا۔ اب اسے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت بلا قرآت کے پڑھنی چاہیئے۔ اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پائے تو امام کے ساتھ شامل ہو کر بقیہ ارکان پُورے کرے اور اگر وہ پہلے امام کے ساتھ شامل ہو گیا پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ رکعت ادا کی جب بھی اس کی نماز درست ہے مگر مکروہ ہے اور گنہگار ہو گا۔

(درمختار برحاشیہ شامی ج۱ صہ ۵۵۶)

لاحق امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے

لاحق کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کرے اور جب تک امام سلام اور سجدہ میں مشغول رہے اُس وقت تک وہ چپ چاپ

قعدہ کی حالت میں بیٹھا رہے اور جب اپنی باقی ماندہ نماز ادا کرے تو آخیر نماز میں سجدہ سہو کرے اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو کرلیا تو آخیر نماز میں پھر اس کو سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا۔ (درمختار برحاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۰۶)

مسبوق وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہُوا

رمضان شریف میں وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں آکر شریک ہُوا۔ پس اگر تیسری رکعت پوری پالی ہے تو امام کے ساتھ دعاءِ قنوت پڑھے، بعد میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اگر تیسری رکعت کے رکوع میں شریک ہُوا جب بھی بعد میں دعائے قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(مراقی الفلاح ص ۲۲۵)

لاحق کو وضو کے وقت شک ہُوا اور کچھ دیر تک ٹھہرا رہا

اگر کسی کو نماز میں حدث ہُوا اور وہ وضو کرنے کے لئے گیا، جانے کے بعد شک ہُوا۔ اب شک کی وجہ سے کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر وضو کیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

تمت بالخیر